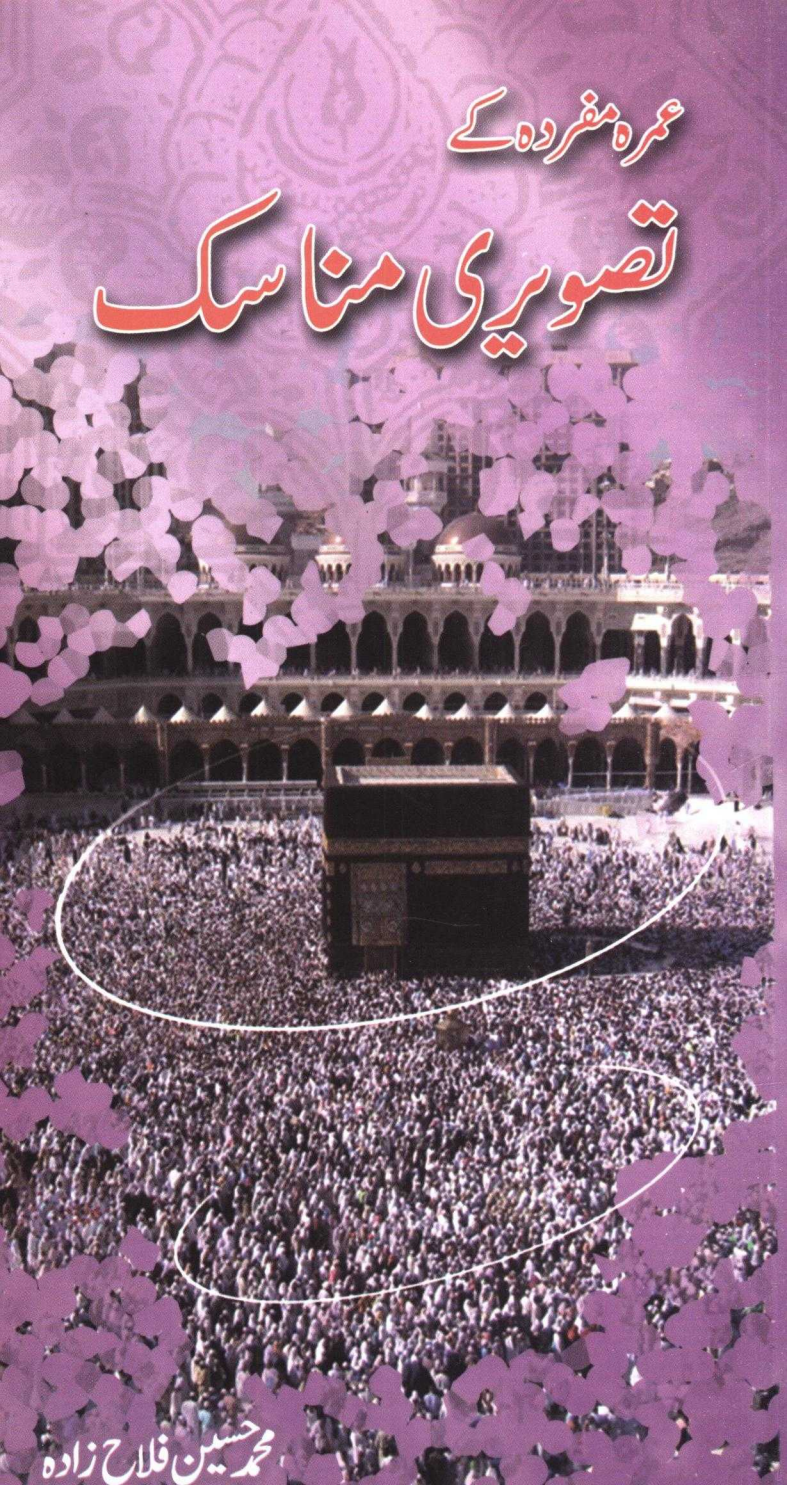
عمرہ مفردہ کے

تصویری مناسک



محمد حسین فلاح زادہ



حوزه نمائندگی ولی فقیه امور حج و زیارت

موسسه
فرهنگی
هنری
مشعر


بسم الله الرحمن الرحيم

عمرہ مفردہ کے
تصویری مناسک

محمد حسین فلاح زادہ

عمرہ مفردہ کے تصویری مناسک

تدوین.....محمد حسین فلاح زادہ

نظر ثانی واصلاحات.....سید قلبی حسین رضوی

صفحہ آرایی.....سید علی علوے

ناشر.....نشر مشعر

طباعت.....محرم الحرام ۱۴۳۰ھ

مطبوعہ .....مشعر

قیمت.....۱۲۰۰ تومان

تعداد.....۳۰۰۰ نسخہ

فہرست

مقدمہ ۹

پیش لفظ ۱۲

پہلا حصّہ: عمرہ مفردہ کے اعمال

عمرہ کے معنی ۲۳

عمرہ کی قسمیں ۲۳

عمرہ مفردہ کے اعمال ۲۴

عمرہ مفردہ کا زمانہ ۲۴

عمرہ مفردہ کے اعمال کی جگہ ۲۵

احرام ۲۸

احرام باندھنے کی جگہ ۲۸

احرام کیسے باندھیں؟ ۳۱

محرمات احرام ۳۴

طواف ۳۶

طواف کے احکام ۳۶

نماز طواف ۴۰

صفا و مروہ کے درمیان سعی ۴۴

تقصیر یا حلق ۴۷

طواف نساء اور اس کی نماز ۴۹

عمرہ مفردہ کے اعمال اور بچّے ۵۱

یاددہانی ۵۲
طواف مستحبی ۵۵
طواف وداع ۵۵

دوسرا حصہ: محرمات احرام

محرمات احرام ۵۹
کفارہ والے محرمات ۶۰
بغیر کفارہ والے محرمات ۶۲
احرام کے محرمات کی وضاحت ۶۴
مشترک محرمات ۶۴
خوشبو کا استعمال ۶۴
آئینہ دیکھنا ۶۶
زینت کے لئے انگوٹھی پہننا اور مہندی لگانا ۶۸
بدن پر تیل ملنا ۷۰
بال صاف کرنا ۷۲
بدن سے خون نکلنا ۷۴
ناخن کاٹنا ۷۶
دانت نکلوانا ۷۷
حرم کے درخت اور گھاس کو اکھاڑنا ۷۸
فقط مردوں کے محرمات ۸۰
سلے ہوئے کپڑے پہننا ۸۰
ایسی چیز پہننا جو پیر کا سارا ظاہری حصہ چھپالے ۸۲
سر ڈھانپنا ۸۴

سایہ میں جانا ۸۶
خواتین کے مخصوص محرمات ۹۰
زیور پہننا ۹۰
چہرہ چھپانا ۹۱

تیسرا حصّہ: عمرہ کے آداب اور مستحبات

احرام سے پہلے کے مستحبات ۹۵
احرام باندھنے کی حالت میں مستحبات ۹۵
تلبیہ کے مستحبات ۹۶
احرام کے مکروہات ۹۸
مسجد الحرام میں داخل ہونے کے آداب ۹۸
طواف کے مستحبات اور آداب ۱۰۰
مستحبات نماز طواف ۱۰۳
سعی سے پہلے کے مستحبات ۱۰۴
مستحبات سعی ۱۰۵
مکہ معظّمہ کے بقیہ مستحبات ۱۰۷
یاددہانی ۱۰۹
اختلاف سے اجتناب کریں ۱۱۲
چند مسائل ۱۱۴
رہبر انقلاب کے بعثہ کی طرف سے چند ہدایات ۱۱۵
پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ۱۱۷
حضرت فاطمہ علیہا السلام کی زیارت ۱۱۸
ائمہ بقیع علیہم السلام کی زیارت ۱۱۹

امام خمینی (قدس سرہ):

بیت اللہ الحرام کے زائرین (خدا ان کی مدد فرمائے) کی خدمت میں عرض ہے کہ اعمال ومناسک کو کاروانوں کے علماء سے اچّھی طرح سیکھیں اوران کی رہنمائی کے بغیر کوئی عمل انجام نہ دیں۔ کیوں کہ ہوسکتا ہے خدانخواستہ لاپرواہی کی وجہ سے آپ کا عمل باطل ہوجائے اور آخر تک اس کا جبران نہ کرسکیں۔ یا آپ احرام کی حالت میں باقی رہ جائیں اور واپسی پر اپنے اور اپنے احباب و اقارب کے لئے باعث زحمت ہوں۔ یہ ایک شرعی فریضہ ہے جس سے چشم پوشی نہیں کرنی چاہئے۔

صحیفہ نور جلد ۲۰، ص ۱۹، (۱۶۔۵۔۱۳۶۵ھ ش)

مقدّمہ

''لوگوں کو حج کے مسائل سے روشناس کرانا
اہم ذمّہ داریوں میں سے ایک ذمّہ داری ہے۔ اکثر
دیکھنے میں آتا ہے کہ بہت سے لوگ حج کو جاتے ہیں،
تکلیفیں اٹھاتے ہیں لیکن حج کے مسائل نہیں جانتے''
امام خمینی رضوان اللہ تعالی علیہ

حج: یکتا پرست انسان کا خدا کے علاوہ ہر چیز سے آزاد ہو جانے کا ایک پرشکوہ مظاہرہ۔
تو سن نفس (کی مکاریوں) سے مقابلہ کرنے کے لئے میدان کارزار۔
عشق وایثار کا بے مثال مظہر۔
اور انفرادی اور اجتماعی زندگی کے میدان میں آگاہی اور مسئولیت ہے۔
پس حج مکتب اسلام کے حقائق اور اقدار کی کامل تصویر ہے۔

اگر چہ مومنین اس عبادت الٰہی سے دیرینہ واقفیت رکھتے ہیں اور ہر سال پوری دنیا سے جوش و ولولے کے ساتھ حاضر ہو کر اپنے دلوں کے زنگ کو زمزم
توحید سے مٹاتے ہیں اور دوست کے حضور تجدید میثاق کرتے ہیں، اور اگر چہ ہماری ثقافت اور ہمارا ادبی ورثہ حج کے حیات بخش تعلیمات سے مملو ہے، پھر بھی اس اہم فریضہ کے بے شمار پہلو ایسے ہیں جو ابھی تک ناشناختہ اور مجہول پڑے ہیں۔

امام خمینیؒ کے نور بار افکار کے پرتو میں انقلاب اسلامی کی کامیابی نے حج کو بھی دوسرے اسلامی معارف و احکام کی طرح اس کے صحیح مقام تک پہنچایا، اس کے سچّے روپ اور غنی مفہوم کو آشکار کیا۔ لیکن ابھی بہت وقت درکار ہے کہ حج کے فلسفے، اس کے آثار، برکات اور مختلف العباد کو سمجھا اور سمجھایا جا سکے اور مومن حاجی دینی شعور و آگہی کے ساتھ ان مقدس مقامات اور مشاہد شریفہ پر قدم رکھ سکے جو خدا کے فرشتوں کے نزول اور انبیاء و اولیا کے توقف فرمانے کے مقامات ہیں۔

اس عظیم مقصد کے حصول کے لئے ''بعثہ'' مقام معظم رہبری نے مُحی حج ابراہیمیؑ حضرت امام خمینیؒ مرحوم کے افکار سے استفادہ کرتے ہوئے اور رہبر انقلاب اسلامی حضرت آیۃ اللہ العظمی خامنہ ای مدظلہ العالی کی ارزشمند ہدایات کی روشنی میں ایک تعلیمی اور تحقیقاتی معاون مرکز کی بنیاد رکھ کر ایسی کوشش میں ہے کہ فرہنگ حج کے عاشقوں، اسلامی مفکروں اور حرمین

شریفین کے زائروں اور مسافروں کے لئے نئی فصل کا آغاز کرے۔

اس لئے حج کے مختلف حقائق ومعارف، مقدّس مقامات اور اسلامی شخصیتوں کی تاریخ و سرگذشت واقعات و حادثات کی چھان بین اور بالخصوص حج کے مسائل وآداب کی تعلیم جیسے موضوعات پر تحقیق، تالیف اور ترجمہ کا کام بعثہ نے شروع کر دیا ہے۔

یقیناً دانشوروں کی رہنمائی اور مدد نقائص کو کم کرے گی اور قارئین محترم کے سامنے یہ کتابچہ اس دفتر کا ایک سادہ ورق ہے۔ اس سلسلہ میں مقام معظم رہبری کا یہ تعلیمی اور تحقیقاتی معاون مرکز دلچسپی رکھنے والوں کا استقبال کرتا ہے اور ان کی طرف محبّت کا ہاتھ بڑھاتا ہے۔

ومن اللّٰہ التوفیق وعلیہ التکلان

تعلیمی وتحقیقاتی معاون مرکز

بعثہ مقام معظم رہبری

پیش لفظ

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

"و اتمّوا الحجّ و العمرة للّٰه"(۱)

(اور حج اور عمرہ کو اللہ کے لئے مکمل کرو)

ہر سال پوری دنیا سے ہزاروں عقیدتمند مسلمان "معبد عشق اور مرقد معشوق"(۲) کی زیارت کے لئے سرزمین حجاز کی طرف روانہ ہوتے ہیں، جولوگ حج کرنے کی استطاعت (۳) رکھتے ہیں وہ خاص موسم میں اسلام کے سب سے عظیم عبادتی وسیاسی مراسم میں شرکت کی غرض سے اس دیار کی جانب رہسپار ہوتے ہیں اور جو یہ استطاعت نہیں رکھتے وہ سال کے کسی حصّہ میں بھی

۱۔سورہ بقرہ آیت ۱۹۳

۲۔معبد عشق = کعبہ اور مرقد معشوق =مزار رسولؐ مدنی(از پیام حضرت امامؒ:۶۔۵۔۱۳۶۵)

۳۔استطاعت=جسمانی اور مالی قدرت

اعمال عمرہ کہ جسے حج اصغر کہا گیا ہے انجام دے سکتے ہیں۔

حج اور عمرہ اسلام کے اہم احکام میں سے ہیں اور کچھ ایسی خصوصیات کے حامل ہیں جو دوسری عبادات سے بہت مختلف ہیں۔ یہ صرف ایک انفرادی عبادت نہیں بلکہ مسلمانوں کے عظیم اجتماع میں انجام پاتی ہے۔ یہ فقط ایک اجتماعی حرکت ہی نہیں بلکہ عبادت کے زیباترین مسائل جو انسانی روح کی تربیت کرتے ہیں، اس کے اجزاء ہیں۔ اس عبادت کی اہمیّت اس درجہ ہے کہ انسان کے کھانے، پینے، پہننے حتی بات کرنے اور دیکھنے جیسے امور پر اثر انداز ہوتی ہے۔

اس عبادت کے انجام دینے میں انسانی ذمّہ داری اتنی نازک ہے کہ اس میں ذرا سی کوتاہی کبھی بہت بڑے کفّارے کا سبب بن جاتی ہے ممکن ہے کہ اس کے نتائج آخر عمر تک باقی رہیں۔ لیکن اگر اس گھر کا زائر اس مقدّس مقام، اس کے احکام اور آداب کو اچھی طرح پہچان لے اور ان پر صحیح عمل کرے تو نہ صرف اپنا شرعی فریضہ پورا کرے گا بلکہ اس قدر کثیر ثواب کا مستحق ٹھہرے گا کہ بہت کم عبادتیں اس کے ہم پلہ ہوسکتی ہیں۔ مگر یہ بات جان لینی چاہیئے کہ اس الٰہی سفر کے معنوی مراتب اور نتائج صرف اسی صورت میں حاصل ہوسکتے ہیں کہ جب اس کے عبادی احکام پر صحیح اور شائستگی کے ساتھ عمل ہو۔ اور اس کے سیاسی اور اجتماعی پہلو بھی انہی معنوی ابعاد سے وابستہ ہیں۔

چنانچہ زائرین محترم سفر سے پہلے اس کے شرعی مسائل اور مناسک سے آگاہ

ہوں تا کہ زیادہ آشنائی کے ساتھ اپنے اعمال صحیح طور پر انجام دے سکیں اور حضرت باری تعالے کی میزبانی سے بہرہ مند ہوں۔

یہ تحریر جس میں احکام عمرہ ہیں اور واجب وحرام اور ان سے مربوط مقامات کی تصویریں ہیں۔ یہ اسی مقصد کی طرف ایک قدم ہے۔ اُمید ہے کہ خداوند عالم کی درگاہ میں یہ کوشش شرف قبولیت پائے اور اللہ کے مہمانوں کے لئے ایک مفید رہنما ثابت ہو سکے۔

چند باتیں

۱۔ یہ تحریر تین حصّوں پر مشتمل ہے:

پہلے حصّہ میں اعمال عمرہ کا بیان ہے

دوسرے حصّے میں محرّ مات احرام

اور تیسرے حصّے میں بطور اختصار اس سفر کے آداب اور مستحبات کا ذکر ہے۔

۲۔ اس کتابچہ کا متن حضرت امام خمینیؒ کے فتاوی کے مطابق ہے زیادہ تر بنیادی اور ضروری مسائل بیان کئے گئے ہیں، لہذا ان میں شاذ و نادر ہی اختلاف ملے گا لیکن جہاں کہیں بھی اس حد تک اختلاف ہے کہ دوسرے مراجع کے مقلدین کا عمل باطل ہونے یا کسی واجب کے ترک ہونے کا امکان ہے وہاں عظیم مراجع عظام کے فتاوی اس صفحہ کے آخر میں شامل کر دیئے گئے ہیں تا کہ ان بزرگوں کے مقلّدین کے لئے بھی یہ کتابچہ مفید ہو سکے۔

۳۔ چونکہ اس تحریر میں بنا اختصار پر تھی۔ لہذا عمرہ کے اہم مسائل اور چند آداب اور مستحبات ہی پر اکتفا کیا گیا ہے۔ بناء بر این جو حضرات مزید تفصیلات چاہیں یا انھیں کوئی خاص مسئلہ درپیش ہو کہ جس کا جواب اس میں نہ ہو تو اس کے لئے وہ مناسک حج دیکھیں یا قافلہ کے ساتھ جو عالم ہو اس سے پوچھیں۔

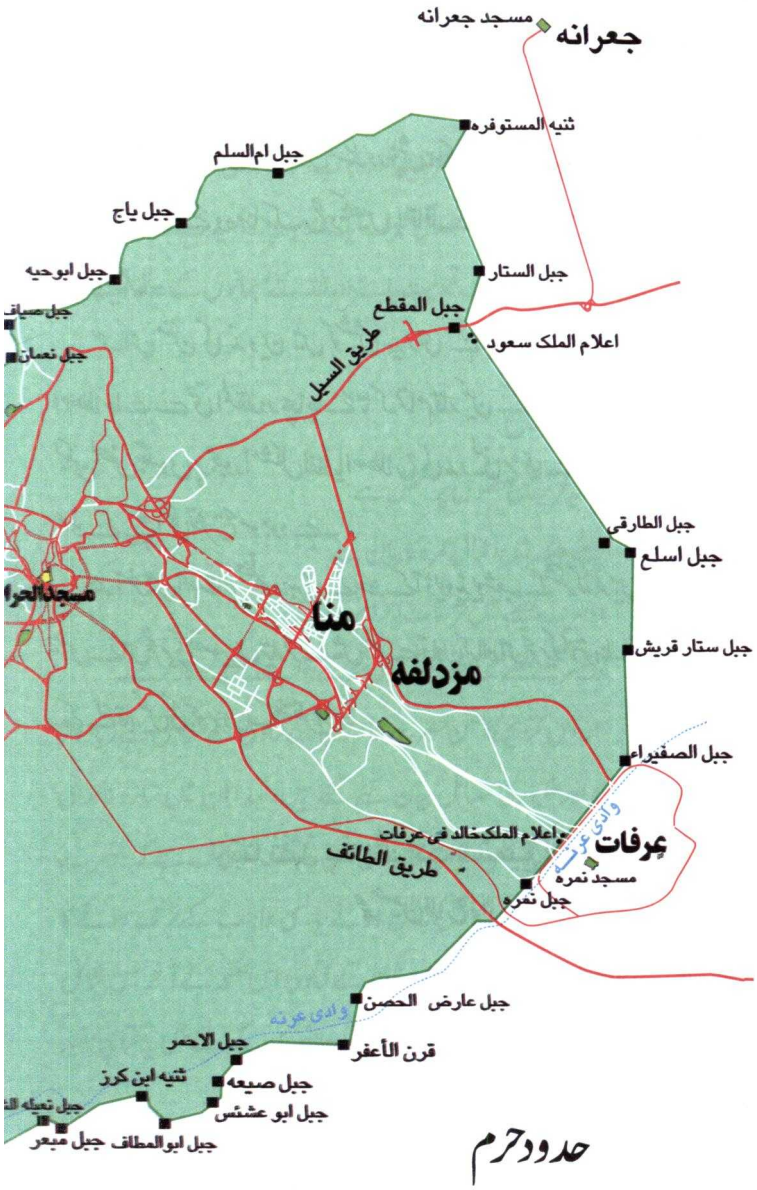
۴۔ اس متن کی تدوین میں کوشش یہ رہی ہے کہ مشکل الفاظ اور اصطلاحات سے حتی المقدور بچا جائے تا کہ تمام قارئین کے لئے مفید ہو۔ لیکن بعض جگہوں پر مجبوراً مشکل لفظ یا اصطلاح کی مدد لینی پڑی ہے لیکن اسی صفحہ کے نیچے اسکی تشریح موجود ہے۔

۵۔ آخر میں، ہم مقام معظّم رہبری کے بعثہ کے آڈیو ویڈیو شعبہ کے شکر گذار ہیں جس نے اس تحریر کی تصویریں تیار کرنے میں ہم سے تعاون کیا اور اس تحریر کو بہتر بنانے کے لئے قارئیں کی تجویزوں کے منتظر ہیں۔

ربَّنا تَقَبَّلْ مِنّا إنَّكَ اَنْتَ السَّميعُ الْعَليم(۱)

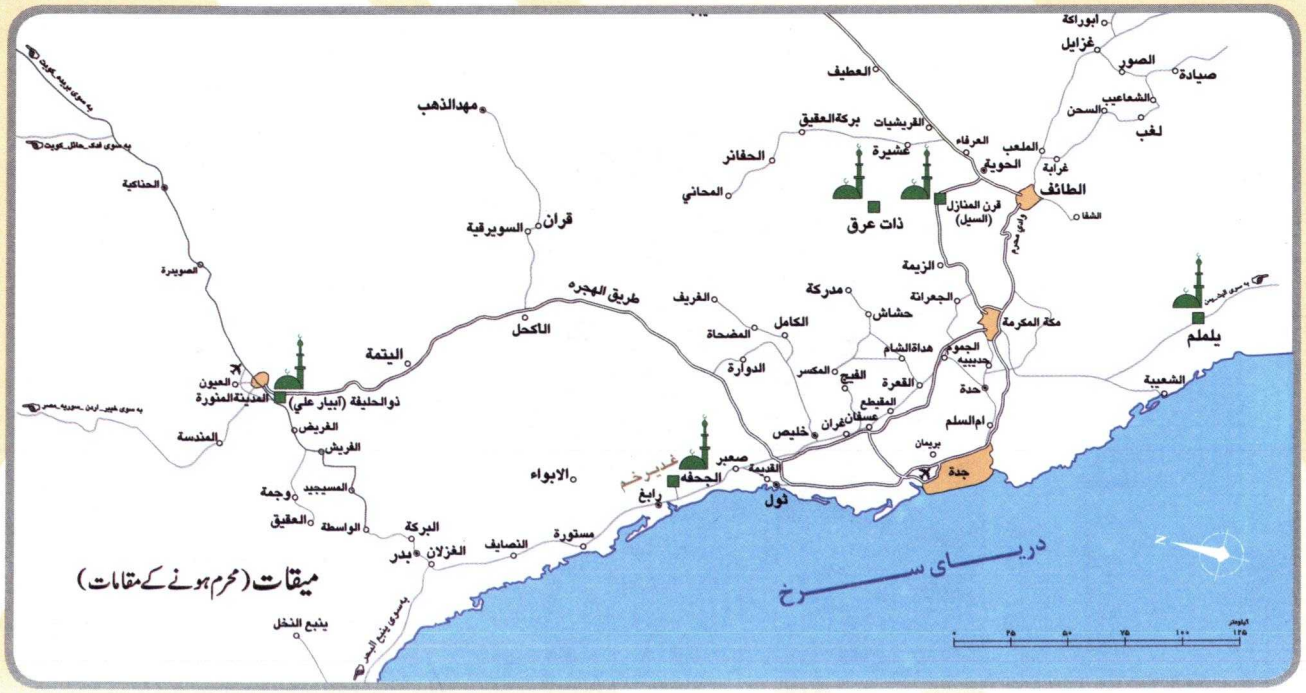
محمد حسین فلاح زادہ

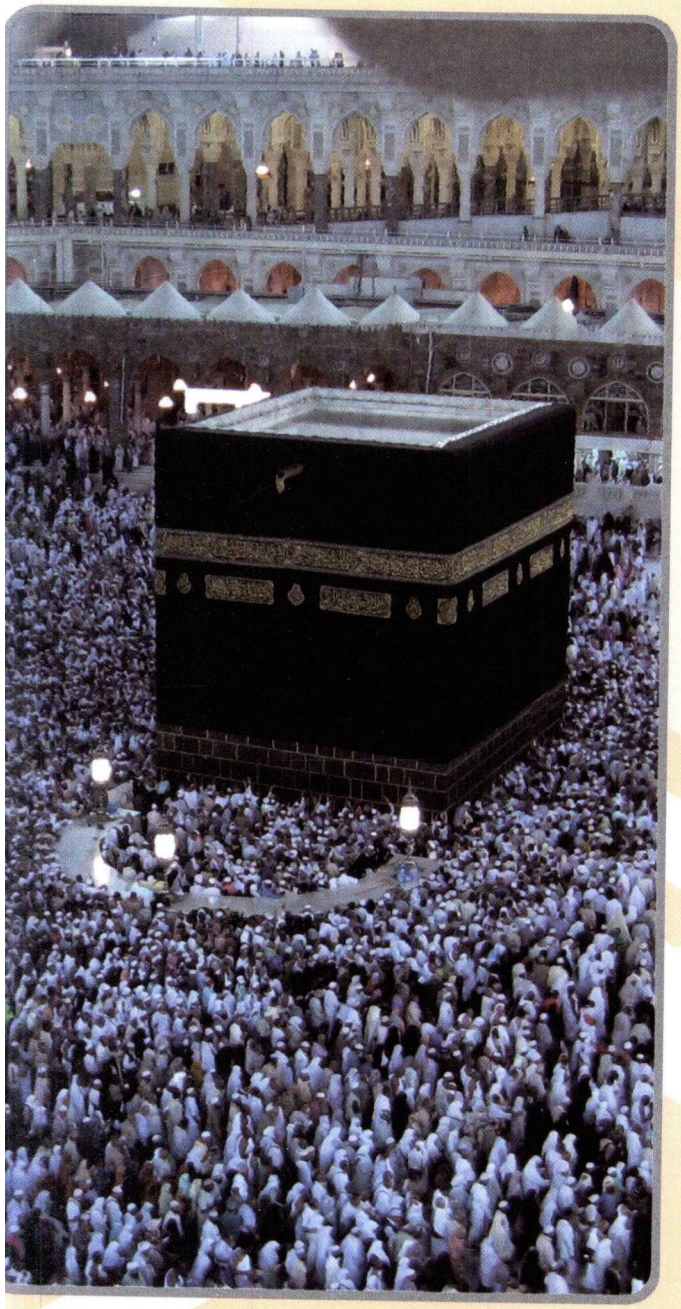
۱۔ سورہ بقرہ آیت ۱۲۷


جعرانه
مسجد جعرانه
ثنيه المستوفره
جبل ام السلم
جبل ياج
جبل ابوحيه
جبل الستار
جبل المقطع
اعلام الملك سعود
طريق السيل
جبل الطارقي
جبل اسلع
منا
مزدلفه
جبل ستار قريش
جبل الصفيراء
عرفات
اعلام الملك خالد في عرفات
طريق الطائف
مسجد نمره
جبل نمره
جبل عارض الحصن
وادي عرنه
جبل الاحمر
قرن الأعفر
ثنيه ابن كرز
جبل صيعه
جبل ابو عشنس
جبل ابوالمطاف
جبل مبعر
حدود حرم


عاتق بن غیث کے مطابق متعین شدہ حدود داخل حرم اور
عبدالملک بن دھیش کے مطابق خارج حرم ہیں ضمناً
آقائے عاتق وادی عرنہ کو حرم سے خارج جانتے ہیں لیکن
اقائے دھیش وادی عرنہ کو حرم کے داخل جانتے ہیں۔
جبل الواند
جبل رحی
اعلام التنعیم
جبل نعیم
جبل الرضیخ
جبل ام القرآن
ربع المریر
طریق جدہ القدیم
اعلام الاعشاش
جبل الناصریہ
حدیبیہ (شمیسی)
اعلام الملک سعـ
طریق جدہ السریع
جبل اظلم
بوابہ
ارض الرصیفہ
طریق اللیث
جبل الحشفان
الدومہ السوداء
جبل الدومہ السوداء
جبل نعیلہ الغربی
جبل الدمہ الحمراء
جبل البشیمات
جبل ابوصواقع
N
کیلومیٹر
۰ ۱ ۲ ۴ ۶ ۸ ۱۰
جبل لبن
جبل لبین
باب الاول
وادی عرنہ


دریای مدیترانه
عمان
فلسطین
قدس
اردن
عرعر
عراق
جمهوری اسلامی ایران
افغانستان
پاکستان
قاهره
سکاکا
کویت
الکویت
تبوک
مصر
حائل
بریدة
خلیج فارس
تنگه هرمز
الدمام
بحرین
منامه
قطر
دوحه
المدینة المنورة
الریاض
ابوظبی
دریای عمان
مدار راس السرطان
امارات متحده عربی
مسقط
سعودی عربیه
مکة المکرمة
عمان
سودان
دریای سرخ
الباحة
ابها
نجران
جازان
خرطوم
اریتره
یمن
صنعا
اسمره
اقیانوس هند
مرز بین المللی
پایتخت
مرکز استان


ابوراكة
غزايل
الصور
صيادة
الشعاعيب
السحن
لغب
العطيف
مهدالذهب
الريشيات
بركةالعقيق
العرفاء
الملعب
الحوية
غرابة
الطائف
الشفا
الحفائر
عشيرة
المحاني
ذات عرق
قرن المنازل (السيل)
وادي محرم
الزيمة
الحناكية
السويرقية
قران
العويدرة
طريق الهجرة
الغريف
مدركة
الجعرانة
حشاش
مكة المكرمة
يلملم
الكامل
المضحاة
الدوأرة
هداةالشام
الجموم
حدبيبة
اليتمة
الاكحل
العيون
المدينةالمنورة
ذوالحليفة (ابيار علي)
المكسر
الفيح
القعرة
حدة
الشعيبة
المقبطع
عسفان
غران
خليص
ام السلم
المندسة
الغريض
الفريض
يريمان
جدة
الابواء
صعبر
القيمة
الجحفه
غدير خم
المسجيد
وجمة
رابغ
ثول
العقيق
الواسطة
البركة
مستورة
النصايف
الغزلان
بدر
ميقات (محرم ہونے کے مقامات)
ينبع النخل
دريـــــاى ســـــرخ
كيلومتر
٠
٢٥
٥٠
٧٥
١٠٠
١٢٥



پہلا حصّہ

عمرہ مفردہ کے اعمال

۱۔احرام

۲۔طواف

۳۔نماز طواف

۴۔سعی

۵۔تقصیر یا حلق

۶۔طواف نساء

۷۔نماز طواف نساء

عمرہ مفردہ

عمرہ کے معنی

لغت میں عمرہ زیارت کے معنی میں آیا ہے اصطلاح فقہ میں خاص آداب کے ساتھ خانہ خدا کی زیارت کرنے کو عمرہ کہتے ہیں۔

عمرہ کی قسمیں

۱۔عمرہ کی دو قسمیں ہیں: ''تمتع''(۱) اور ''مُفردہ''(۲) ان میں سے ہر ایک یا واجب ہے یا مستحب۔

۲۔وہ لوگ کہ جو مکّہ سے سولہ فرسخ شرعی یا اس سے زیادہ دور ہیں اور جن پر حج تمتع واجب ہے ان کے لئے اس حج کے ساتھ جو عمرہ ان پر واجب ہوگا۔اسے عمرہ تمتع کہتے ہیں۔

۱۔تمتع یعنی لطف اندوز ہونا، عمرہ اور حج کی ایک قسم کا نام ہے۔یہ نام اس لئے پڑا کہ عمرہ کے احرام سے نکل جانے کے بعد اور حج کے لئے احرام باندھنے سے پہلے کی مدت میں میاں بیوی کا ایک دوسرے سے لذّت اُٹھانا جائز ہے۔اس قسم کا عمرہ اور حج ان لوگوں پر ہوتا ہے جو سولہ فرسخ سے زیادہ فاصلہ طے کر کے مکّہ آتے ہیں۔

۲۔مُفردہ یعنی تنہا، اکیلا، ایک قسم کا عمرہ کہ جو حج سے الگ اور مستقل طور پر انجام دیا جاتا ہے۔

۳۔ وہ افراد کہ جو مکہ سے دور ہیں، اگر عمرہ کی استطاعت رکھتے ہوں لیکن حج کی استطاعت نہ ہو تو ان پر عمرہ مفردہ واجب نہیں۔

۴۔ وہ لوگ جو مکّہ مکرمہ جانا چاہتے ہوں ان پر واجب ہے کہ احرام باندھ کر جائیں اور احرام بھی عمرہ یا حج کی نیّت سے ہو۔ اگر حج کا وقت نہ ہو تو واجب ہے کہ عمرہ مفردہ کے لئے محرم ہو جائیں اور اس کے بقیہ اعمال انجام دیں(۱)۔

عمرہ مفردہ کے اعمال

عمرہ مفردہ کے اعمال مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ احرام ۲۔ طواف ۳۔ نماز طواف ۴۔ سعی
۵۔ حلق یا تقصیر ۶۔ طواف نساء ۷۔ نماز طواف نساء

عمرہ مفردہ کا زمانہ

عمرہ مفردہ کے لئے کوئی خاص زمانہ معین نہیں، سال میں کسی زمانہ میں بھی انجام دیا جا سکتا ہے، لیکن دو عمروں کے درمیان ایک ماہ سے کم مدّت ہو تو احتیاط یہ ہے کہ دوسرے عمرہ کو قصد رجاء سے (یعنی ثواب کی امید سے)

۱۔ جن افراد کا کام ایسا ہو کہ انھیں مکّہ کثرت سے آمد و رفت کرنی پڑتی ہو جیسے ڈرائیور حضرات وہ اس حکم سے ممرّا ہیں۔

بجالائے (۱)۔

عمرہ مفردہ کے اعمال کی جگہ

۱۔احرام: ''ادنیٰ الحِل'' یا حج کے میقاتوں میں سے کوئی ایک (۲)۔

۲۔طواف: مسجد الحرام میں۔خانہ کعبہ کے گرد۔

۳۔نماز طواف: مسجد الحرام میں۔مقام ابراہیمؑ کے پیچھے۔

۴۔سعی: ''صفا و مروہ'' کے درمیان فاصلہ میں جسے آجکل ایک ہال کی شکل میں بنادیا گیا ہے۔

۱۔آیت اللہ اراکی: دو مفردہ عمروں کے درمیان دس دن کا فاصلہ لازمی ہے، احوط یہ ہے کہ دس دن سے پہلے قصد رجاء سے بجالائے، لیکن عمرہ تمتع اور عمرہ مفردہ کے درمیان فاصلہ ضروری نہیں۔

آیت اللہ گلپائگانی: دو عمروں میں فاصلہ ضروری نہیں اور ہر روز بجالا سکتے ہیں۔

آیت اللہ خامنہ ای: دو عمرہ کے درمیان کسی معین فاصلہ کی شرط نہیں ہے۔لیکن احتیاط کی بنا پر اپنے لئے ہر مہینہ میں ایک عمرہ بجالا سکتا ہے۔لیکن دوسروں کی طرف سے ہر نفر کے لئے ایک عمرہ بجالانا جائز ہے۔

آیات عظام خوئی، فاضل، سیستانی و مکارم: اگر دو عمرے دو مہینوں میں انجام دیئے جائیں تو کوئی حرج نہیں چاہے ایک مہینے کے آخر میں ہو اور دوسرا اگلے مہینے کے شروع میں۔لیکن اگر ایک ہی ماہ میں دو عمرے بجالانا چاہے اور دونوں ہی اپنے لئے ہو تو دوسرے کو قصد رجاء انجام دے لیکن اگر دونوں یا ان میں سے ایک عمرہ کسی تیسرے شخص کیلئے ہو تو ایک ماہ میں بھی کوئی حرج نہیں۔

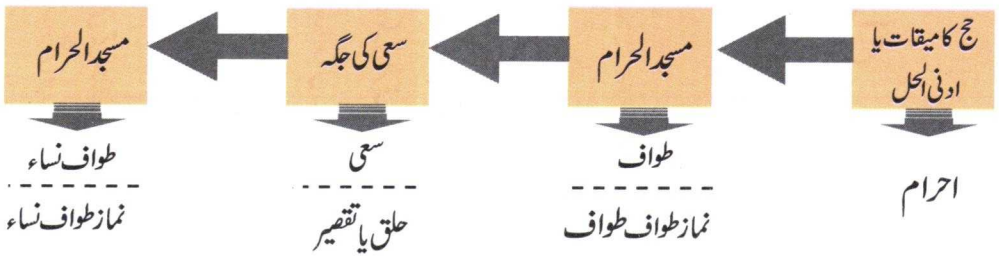
۲۔ان کی تفصیل اگلے صفحوں میں ملاحظہ کریں۔

۵۔حلق یا تقصیر: کوئی معین جگہ نہیں۔

۶۔طواف نساء: مسجد الحرام میں۔کعبہ کے گرد۔

۷۔طواف نساء کی نماز: مسجد الحرام میں۔مقام ابراہیمؑ کے پیچھے۔

عمرہ مفردہ کے اعمال کا سفر



احرام

(عمرہ مفردہ کا پہلا عمل)

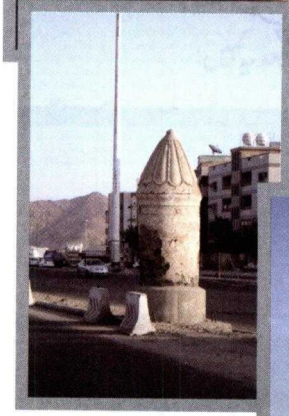
احرام باندھنے کی جگہ

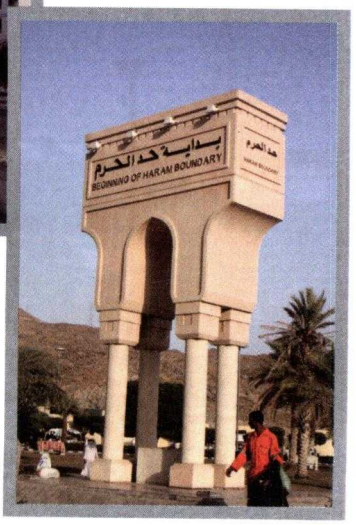
جو حجاج اور زائرین عمرہ کے اعمال بجالانے سے پہلے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ بقیع علیہم السلام کی زیارت کے لئے مدینہ منورہ جاتے ہیں اور وہاں سے مکہ کی طرف روانہ ہوتے ہیں، انھیں ''مسجد شجرہ'' (جو مکہ کے راستہ پر مدینہ سے چند کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے) سے محرم ہونا چاہئے۔ وہ لوگ جو جدّہ سے جحفہ جا کر وہاں سے مکہ کی طرف روانہ ہوتے ہیں، انھیں جحفہ میں محرم ہونا چاہئے۔ جو لوگ شہر مکہ اور اس کے اطراف، یعنی حرم کے حدود میں ہوں، انھیں ''ادنی الحل'' جا کر وہاں سے محرم ہونا چاہئے، ان کے لئے بہتر ہے کہ ''تنعیم'' یا ''حدیبیہ'' یا ''جعرانہ'' (۱) سے محرم ہو جائیں۔

۱۔ تنعیم، حدیبیہ اور جعرانہ، مکہ کے اطراف میں تین مقامات ہیں کہ ان کے علاوہ ''عرنہ'' اور ''اضاءۃ لبن'' نامی دو اور جگہوں سے حرم کے حدود مشخص ہوتے ہیں۔
تنعیم مکہ کے شمال میں ہے، جو اس وقت شہر مکہ کے بڑھنے کی وجہ سے شہر کا حصہ بنا ہے اور دوسری جگہوں کی نسبت نزدیک تر ہے اور جعرانہ مکہ کے شمال مشرق میں واقع ہے اور حدیبیہ مکہ کے شمال مغرب میں واقع ہے۔



مسجد تنعيم







مسجد شجرہ



مسجد جحفہ

احرام کیسے باندھیں؟

مرد حضرات اپنے سلے ہوئے تمام کپڑے اتار دیں (حتی کہ کچھا جیسے چھوٹے لباس) اور دو عدد بغیر سلے ہوئے کپڑے زیب تن کریں، ایک لونگی کی طرح کمر پر لپیٹ لیں اور دوسرے کو کاندھوں پر ڈال لیں اور عمرہ مفردہ کے احرام کی نیّت کرتے ہوئے یوں لبیک کہیں:

"لبّیک اللّھم لبّیک، لبّیک لاشریک لک لبّیک"

اور احتیاط مستحب ہے(۱) کہ اس کے بعد یہ کہیں:

"انّ الحمد و النّعمة لک و الملک لاشریک لک لبّیک"۔

۱۔ آیت اللہ اراکی: احتیاط واجب کی بنا پر دوسرا جملہ بھی کہیں۔
آیت اللہ گلپائگانی: کے لبیک کے کلمات یوں ہیں: "**لبیک اللّھم لبیک، لبیک لا شریک لک لبیک**" اور احتیاط اس میں ہے کہ اس جمل کو بھی کہے: "**ان الحمد والنعمة لک والملک لا شریک لک**".
آیت اللہ مکارم: احتیاط واجب یہ ہے کہ دوسرا جملہ بھی کہے لیکن پانچویں لبیک نہ کہے۔

خواتین سلے ہوئے کپڑے پہن سکتی ہیں، ان کے لئے سلے ہوئے کپڑے اُتار کر بغیر سلے کپڑے پہننا واجب نہیں ہے(۱)۔

احرام کی نیت یہ ہے کہ احرام باندھتے ہوئے لبیک کہتے کہتے یہ ارادہ ہو کہ عمرہ مفردہ کے لئے احرام باندھ رہا ہے اور یہ عمل (احرام باندھنا) اور اس کے بعد والے اعمال سب خدا کی اطاعت کے لئے انجام دے رہا ہے(۲)۔ زبان سے کہنا ضروری نہیں لیکن اگر کہہ دے تو کوئی حرج نہیں۔

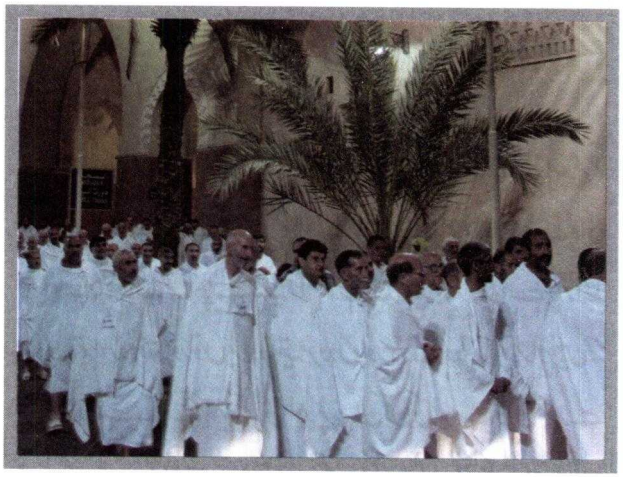
دو مسئلے:

۱۔ احرام کا لباس پاک اور مباح ہونا چاہئے۔

۲۔ عورتوں کو احرام کی حالت میں احتیاط کی بنا پر ریشمی لباس نہیں پہننا چاہئے۔

۱۔ آیت اللہ گلپائگانی: احتیاط واجب یہ ہے کہ عورتیں بھی یہ دو عدد کپڑے باندھیں لیکن سلے ہوئے کپڑے اُتارنا ان پر واجب نہیں اور جائز ہے کہ نیّت کر لے اور تلبیہ (لبیک کہنے) کے بعد ان دو کپڑوں کو اُتار کر اپنے انہی کپڑوں میں رہیں۔

۲۔ آیات عظام اراکی، گلپائگانی، بہجت: ان محرمات کے ترک کا قصد لازم ہے جو محرم پر حرام ہیں۔



محرم مرد



محرم عورتیں

محرمات احرام

حاجی، لباس احرام پہن لینے، نیّت کر لینے اور لبیک کہنے کے بعد محرم ہو جاتا ہے۔ اب عمرہ کے اعمال ختم ہونے تک اُسے محرم پر حرام ہونے والی اشیاء سے اجتناب کرنا چاہئے۔ یہ حرام کام چوبیس ہیں۔ جنمیں سے چار فقط مردوں پر اور دو فقط عورتوں پر اور بقیہ مردوں اور عورتوں دونوں پر حرام ہیں۔ ان کی شناخت کے لئے ہم سرسری طور پر یہاں ان کی فہرست درج کر رہے ہیں۔ لیکن عمرہ کے اعمال کے اختتام پر ہم ہر ایک کے مسائل کو جدا جدا بیان کریں گے۔

مردوں اور عورتوں کے مشترک محرمات

۱۔ صحرائی جانور کا شکار

۲۔ ہمبستری یا کوئی اور شہوت والا کام

۳۔ عقد کرنا

۴۔ استمناء

۵۔ خوشبو استعمال کرنا

۶۔ سُرمہ لگانا

۷۔ آئینہ دیکھنا

۸۔ فسوق (جھوٹ بولنا، گالی دینا اور فخر و مباہات کرنا)

۹۔ جدال (''لا واللہ اور بلیٰ واللہ'' کہنا)

۱۰۔ایسے جاندار کو مارنا کہ جو بدن میں ساکن ہو

۱۱۔زینت کے لئے انگوٹھی پہننا

۱۲۔بدن پر تیل ملنا

۱۳۔بدن سے بال اُکھاڑنا

۱۴۔بدن سے خون نکالنا

۱۵۔ناخن کاٹنا

۱۶۔دانت نکلوانا

۱۷۔حدودِ حرم میں اُگے ہوئے درخت اور گھاس اُکھاڑنا

۱۸۔اسلحہ ساتھ رکھنا

محرم مردوں کے مخصوص محرمات

۱۔سلے ہوئے کپڑے پہننا

۲۔ایسی چیز پہننا جو پاؤں کے تمام ظاہری حصّے کو چھپالے

۳۔سر ڈھانپنا

۴۔سر پر سایہ کرنا

محرم عورتوں کے مخصوص محرمات

۱۔زینت کے لئے زیور پہننا

۲۔اپنے چہرے کو نقاب وغیرہ سے چھپانا(۱)

۱۔نقاب: ایسا کپڑا جس سے اپنا چہرہ ڈھانپ لے۔

طواف

(عمرہ مفردہ کا دوسرا عمل)

عمرہ مفردہ انجام دینے کی غرض سے محرم ہوکر مکّہ میں داخل ہونے والے ہر شخص کے لئے ضروری ہے کہ طواف کی نیّت سے خانہ کعبہ کے گرد سات چکر لگائے۔

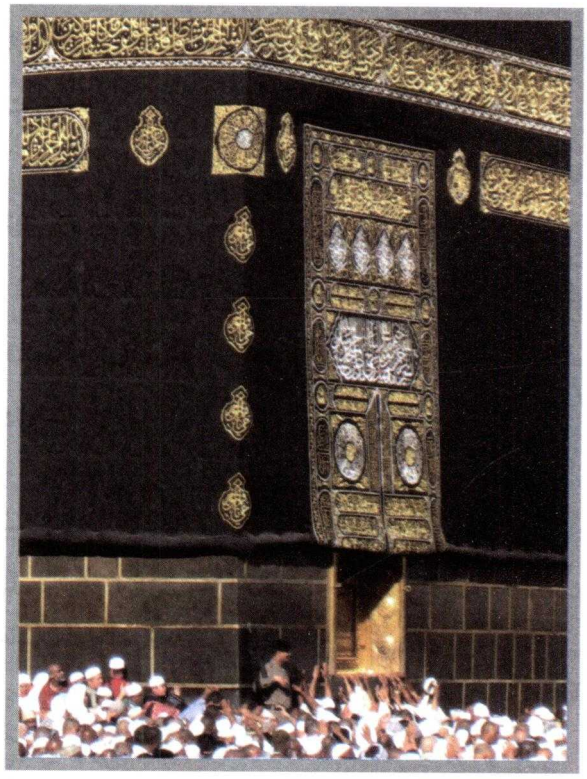
طواف کے احکام

۱۔طواف کا آغاز اس کونے سے کرے کہ جس میں ''حجرالاسود''(۱) نصب ہے اور وہیں پر ختم کرے۔

۲۔ خانہ کعبہ طواف کی حالت میں طواف کرنے والے کے بائیں جانب ہو، لہذا اگر حرکت کرتے ہوئے خانہ کعب کے سامنے ہوجائے یا اُلٹے چلنے لگے تو صحیح نہیں ہے۔

۱۔ یہ بیضوی شکل کا ایک سیاہ پتھر ہے کہ جو دیوار کعبہ کے مشرقی گوشہ میں سطح مسجد سے ڈیڑھ میٹر کی بلندی پر نصب ہے۔

۳۔ طواف کرنے والے کو چاہئے کہ حجر اسماعیل (۱) کے گرد بھی چکر لگائے یعنی طواف کرتے وقت حجر کے اندر والے حصّہ میں داخل نہ ہو۔



۱۔ حجر اسماعیلؑ کعبہ اور دیوار نیم دائرہ کی درمیان فضا ہے جس کی چوڑائی دس میٹر اور لمبائی کعبہ کے شمالی کونے سے مغربی کونے تک ہے۔ جس وقت کعبہ کی چھت پر بارش ہوتی ہے تو میزاب رحمت سے اس حصّہ میں گرتی ہے۔ حضرت اسماعیلؑ ان کی والدہ گرامی بی بی ہاجرہ اور بہت سے انبیاءؑ یہاں دفن ہیں۔

۴۔ کعبہ کے تمام اطراف میں طواف کے حدود، کعبہ اور مقام ابراہیمؑ کا درمیانی فاصلہ ہے جو کہ ساڑھے چھبیس ذراع (تقریباً ۱۳ میٹر) ہے لہذا حجر اسماعیلؑ کی طرف سے یہ فاصلہ گھٹ کر ساڑھے چھ ذراع رہ جاتا ہے۔(۱)

۵۔ اگر انسان بیماری، بوڑھاپے یا بھیڑ کی وجہ سے اس محدودہ میں طواف نہ کر سکے تو اس سے باہر طواف کرنے میں حرج نہیں ہے۔

۶۔ طواف کرنے والا طہارت کے ساتھ طواف کرے یعنی وضو کئے ہوئے ہو اور کوئی غسل بھی اس کے ذمہ نہ ہو، اس کا بدن اور لباس بھی پاک ہونا چاہئے جیسا کہ نماز کی حالت میں ہوتا ہے۔

۱۔ آیت اللہ گلپایگانی: جہاں تک طواف کرنیوالے آپس میں متصل (ملے ہوے) ہوں طواف صحیح ہے چاہے ان حدود کے باہر ہی ہو۔

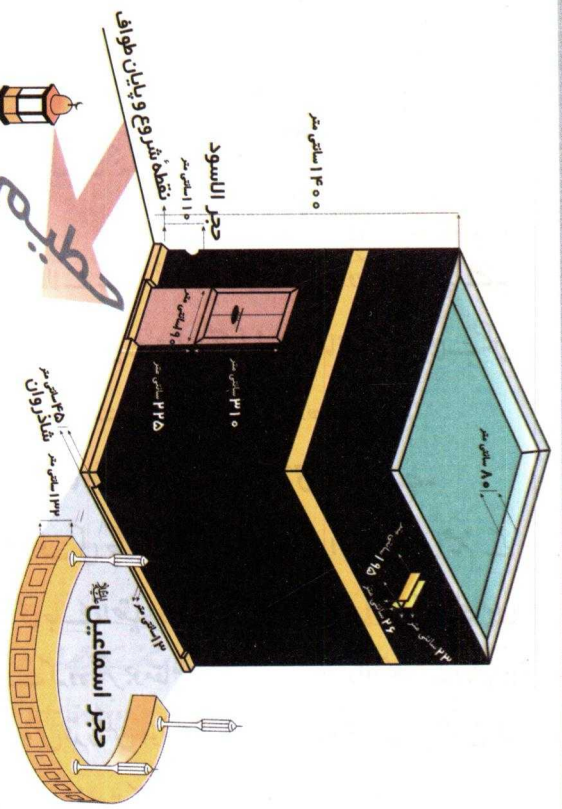
آیت اللہ خوئی: ظاہر یہ ہے کہ اس فاصلہ (۲۶ ذراع) سے زیادہ دور بھی طواف کافی ہوگا مخصوص جن لوگوں کے لئے مشقت کا باعث ہو۔

آیت اللہ اراکی: احتیاط یہ ہے کہ اس فاصلہ سے زیادہ دور نہ ہو۔

آیت اللہ خامنہ ای: طواف کی کوئی حد معین نہیں ہے۔

آیت اللہ فاضل: حجر اسماعیل کی طرف بھی طواف کی حد ساڑھے چھبیس ذراع ہے، لیکن احتیاط مستحب ہے کہ ساڑھے چھ ذراع کی حد میں طواف کرے۔

آیت اللہ مکارم: بہتر ہے طواف اسی حد میں ہو لیکن ضروری نہیں ہے۔



کعبہ، مقام ابراہیمؑ، حجر اسماعیل اور طواف شروع کرنے کے نقطہ کا خاکہ

نماز طواف

(عمرہ کا تیسرا عمل)

طواف بجالانے کے بعد نماز طواف کی نیّت سے دو رکعت نماز پڑھے۔

نماز طواف کی کیفیت: یہ نماز صبح کی نماز کے مانند پڑھی جاتی ہے لیکن حمد اور سورہ بلند آواز سے یا آہستہ دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔

نماز طواف کا وقت: طواف کے بعد اور سعی سے پہلے ہے۔

نماز طواف کی جگہ: یہ نماز مسجد الحرام کے اندر مقام ابراھیمؑ کے نزدیک پڑھی جائے، احتیاط واجب (۱) ہے کہ مقام ابراھیمؑ کے پیچھے یوں نماز ادا کرے کہ وہ پتھر جو مقام ابراھیمؑ ہے نماز گزار اور کعبہ کے درمیان واقع ہو اور جس قدر ممکن ہو نزدیک کھڑے ہونا بہتر ہے اس طرح کہ دوسروں کے لئے زحمت کا

۱۔ آیات عظام سیستانی و فاضل: واجب ہے مقام کے پیچھے پڑھی جائے۔
آیات عظام خامنہ ای و مکارم: واجب ہے نماز طواف کو ممکن ہونے کی صورت میں مقام کے پیچھے پڑھا جائے۔

باعث نہ بنے، اور اگر زیادہ بھیڑ کی وجہ سے مقام کے پیچھے کھڑے ہو کر نہ پڑھ سکے تو مقام کے نزدیک دائیں یا بائیں جانب پڑھ لے(۱)۔

تمام بالغ اور عاقل افراد پر واجب ہے کہ نماز صحیح طور سے سیکھیں تا کہ فریضہ الٰہی کو صحیح ادا کر سکیں، مخصوصاً جو لوگ عمرہ یا حج کا ارادہ رکھتے ہیں وہ اپنی نماز کی اصلاح کریں تا کہ ساری نمازیں، کہ جن میں نماز طواف بھی شامل ہے، صحیح انجام پائیں۔

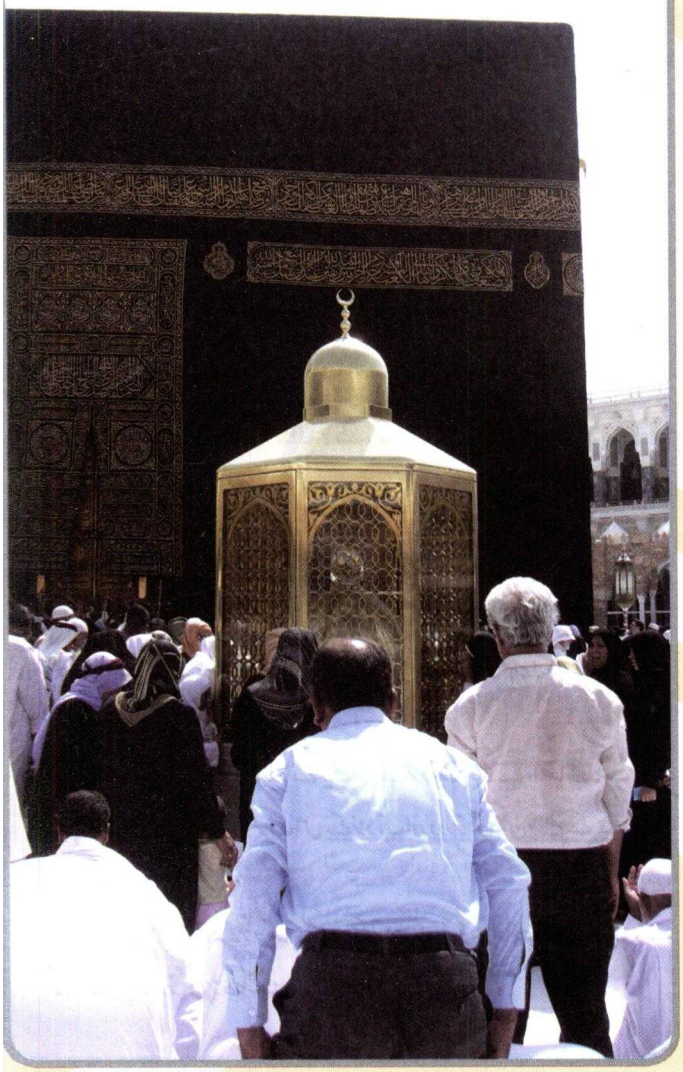
۱۔ آیت اللہ خامنہ ای: اگر بھیڑ کی وجہ سے مقام ابرھیمؑ کے پیچھے نماز نہ پڑھ سکے تو مسجد الحرام کے ہر نقطہ پر نماز طواف پڑھنا صحیح ہے، بشرطیکہ وہ نقطہ مقام ابراھیمؑ کے پیچھے شمار ہو۔

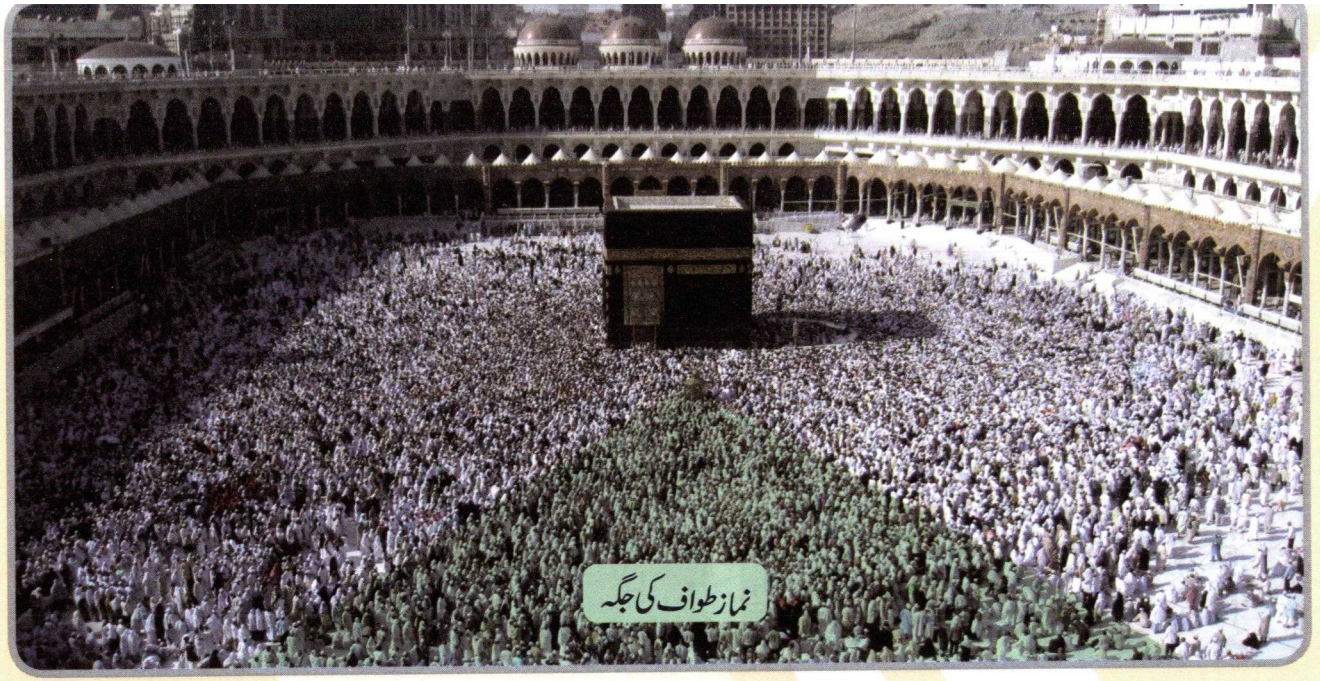
آیت اللہ سیستانی: اگر ہو سکے تو مقام کے پیچھے اس کے نزدیک بجالائے، احتیاط واجب یہ ہے کہ اس کے دائیں بائیں طرف اس کے نزدیک اور دور تر بھی لیکن مقام کے پیچھے بجالائے۔

آیت اللہ خوئی: اگر مقام کے نزدیک نہ پڑھ سکے تو نزدیک تر کی مراعات کرتے ہوئے مقام کے پیچھے دور تر بھی پڑھ سکتا ہے۔

مقام ابراھیم اور نماز طواف کی جگہ

یاد رکھیئے کہ نماز گزار کو ایسی جگہ کھڑا ہونا چاہئے کہ جس کو عرفا یہ کہا جایے کہ مقام ابراھیمؑ کے پیچھے کھڑا ہے۔





نماز طواف کی جگہ

صفا و مروہ کے درمیان سعی

(اعمال عمرہ کا چوتھا عمل)

نماز طواف کے بعد، صفا و مروہ کے درمیانی فاصلہ کو جو آج کل ایک ہال کی صورت میں بنایا گیا ہے اور مسجد الحرام کے ساتھ ہی ہے، سات بار طے کرے۔

سعی کے احکام

۱۔ سعی صفا سے شروع کرے اور مروہ پر ختم کرے۔

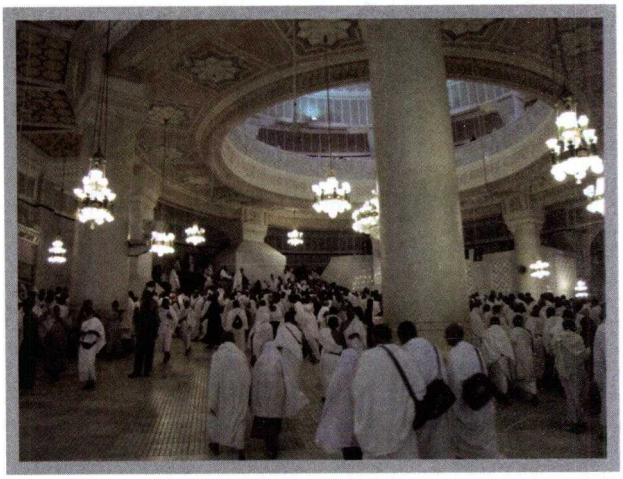
۲۔ صفا سے مروہ تک کا فاصلہ طے کرے تو ایک چکر اور مروہ سے صفا تک پہنچے تو دوسرا شوط (۱) (چکر) شمار ہوگا، لہذا سعی کے سات چکر مروہ پر پورے ہونگے۔

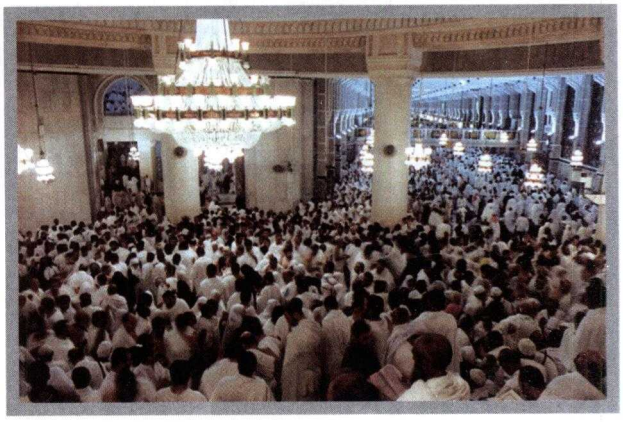
۳۔ صفا و مروہ پر یا ان کے درمیان بیٹھنا، آرام کرنا اور تھکن دور کرنا جائز ہے۔ اور اگر یہ سعی کے دوران ہو تو جہاں سے چھوڑا ہے وہیں سے دوبارہ سعی شروع کرے۔

۴۔ سعی میں وضو اور طہارت ضروری نہیں ہے مگر احتیاط مستحب ہے۔

۱۔ شوط: ہدف کی طرف لپکنا۔ یہاں کعبہ کا ایک چکر یا صفا سے مروہ یا مروہ سے صفا تک کے فاصلہ کو ایک بار طے کرنے کو ''شوط'' کہا گیا ہے۔

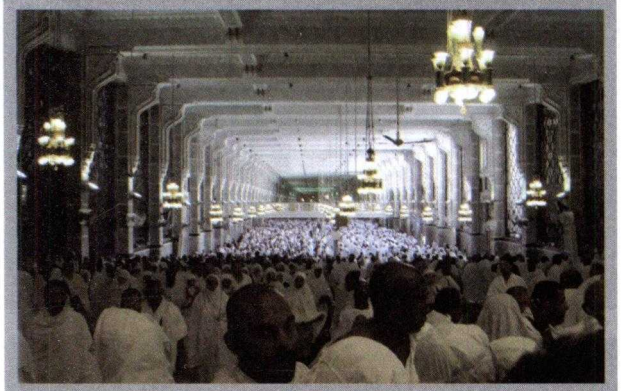
۵۔دوسرے طبقہ پر سعی انجام دینے میں اشکال ہے کیونکہ یہ دو پہاڑیوں سے بلندتر ہے۔





صفا







مروه

تقصیر یا حلق

(عمرہ مفردہ کا پانچواں عمل)

سعی کے بعد تقصیر کرے یعنی کچھ ناخن یا سر یا چہرے کے بال کاٹے۔ یا ''حلق'' کرے یعنی سر منڈائے (۱)۔

تقصیر کا وقت:

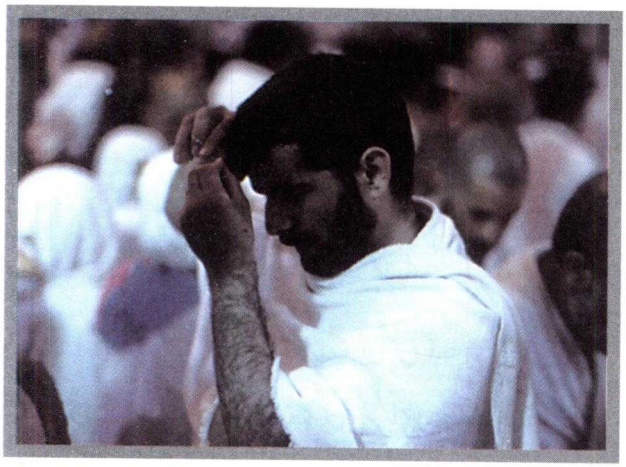
تقصیر کا وقت سعی کے بعد ہے اگر چہ فوراً تقصیر کرنا ضروری نہیں، لیکن جب تک تقصیر یا حلق نہیں کرے محرمات احرام اس پر حلال نہیں ہوں گے۔

تقصیر کی جگہ:

کوئی مخصوص جگہ نہیں ہے، جبکہ عموماً سعی کے بعد لوگ مروہ پر تقصیر کر لیتے ہیں۔

جس نے اپنی تقصیر نہ کی ہو وہ دوسرے کے بال نہیں کاٹ سکتا ہے۔

۱۔ ''حج'' کے ہمراہ ہونے والے عمرہ تمتع میں سر منڈانا جائز نہیں، فقط تقصیر کرے۔





تقصیر یا حلق

طواف نساء اور اس کی نماز

(عمرہ مفردہ کا آخری عمل)

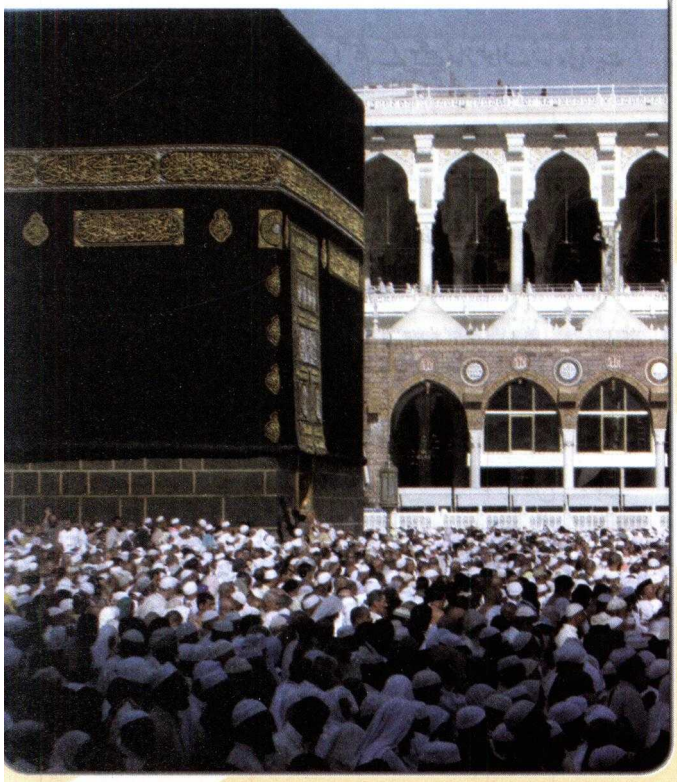
تقصیر یا حلق کے بعد، طواف نساء کی نیت سے کعبہ کے گرد سات چکر لگانے چاہئے اور اس کے بعد مقام ابراھیمؑ کے پیچھے نماز طواف نساء کی نیت سے دو رکعت نماز بجالائے۔

۱۔ طواف نساء اور اس کی نماز کا عمرہ کے طواف اور اس کی نماز سے (نیت کے علاوہ) کوئی فرق نہیں ہے۔ پس یہ طواف بھی حجر الاسود سے شروع کر کے اسی جگہ پر ختم کرنا چاہئے اور طواف کے دوران بایاں شانہ کعبہ کی طرف ہونا چاہئے اور ان تمام شرائط کی رعایت کی جانی چاہئے جو عمرہ کے طواف میں بیان ہوئے۔

۲۔ طواف نساء اور اس کی نماز صرف مردوں سے مخصوص نہیں ہے بلکہ ان تمام افراد (زن و مرد) پر واجب ہے جو عمرہ مفردہ انجام دیتے ہیں۔

۳۔ طواف نساء اور اس کی نماز کے بعد میاں بیوی جو ایک دوسرے پر حرام ہو چکے تھے، پھر سے حلال ہوتے ہیں۔

۴۔ تقصیر کے بعد فوراً طواف نساء بجالانا ضروری نہیں ہے اور اس کے کئی دنوں تک تاخیر میں ڈالنا بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن جب تک محرم و طواف نساء اور اس کی نماز بجا نہ لائے بیوی اس پر حلال نہیں ہوتی ہے اور اسی طرح عورت جب تک نہ طواف نساء اور اس کی نماز بجالائے شوہر اس پر حلال نہیں ہوتا ہے۔



عمرہ مفردہ کے اعمال اور بچّے

بچّوں کی دو اقسام ہیں:

۱۔ ''ممیّز''، وہ بچّہ کہ جو اچھّے اور بُرے کی پہچان رکھتا ہے اور اعمال کو خود صحیح طریقہ سے انجام دے سکتا ہے۔

۲۔ ''غیر ممیّز''، وہ بچّہ کہ جو ابھی اس حد تک نہیں پہونچا ہے۔

ممیّز بچہ، خود محرم ہو اور اعمال انجام دے، جو عمل ادا نہ کر سکے اس کے بجالانے میں اس کا سرپرست (مثلاً باپ) اس کی مدد کرے۔

اور غیر ممیّز بچّہ کے اعمال کا طریقہ یہ ہے کہ:

۱۔ **احرام:** بچّہ کا سرپرست اُسے لباس احرام پہنائے اور اس کی طرف سے احرم کی نیت کرے، اگر بچہ لبیک کا صحیح جواب دے سکتا ہو تو اس سے پڑھوائے لیکن اگر صحیح جواب نہ دے سکتا ہو تو خود اس کی طرف سے تلبیہات کہے۔

۲۔ **طواف:** بچّہ کا سرپرست اس سے طواف کروائے۔ اگر چہ بچّہ چل سکتا ہو تو خود چلے ورنہ اسے گود میں اُٹھا کر طواف کروائے۔

۳۔ **نماز طواف:** بچّہ کا سرپرست اس کی طرف سے خود نماز ادا کرے۔

۴۔ **سعی:** طواف کی طرح اس سے سعی کروائے۔

۵۔ **تقصیر:** بچّے کے کچھ بال یا ناخن کاٹ دے یا اس کا سر منڈا دے۔

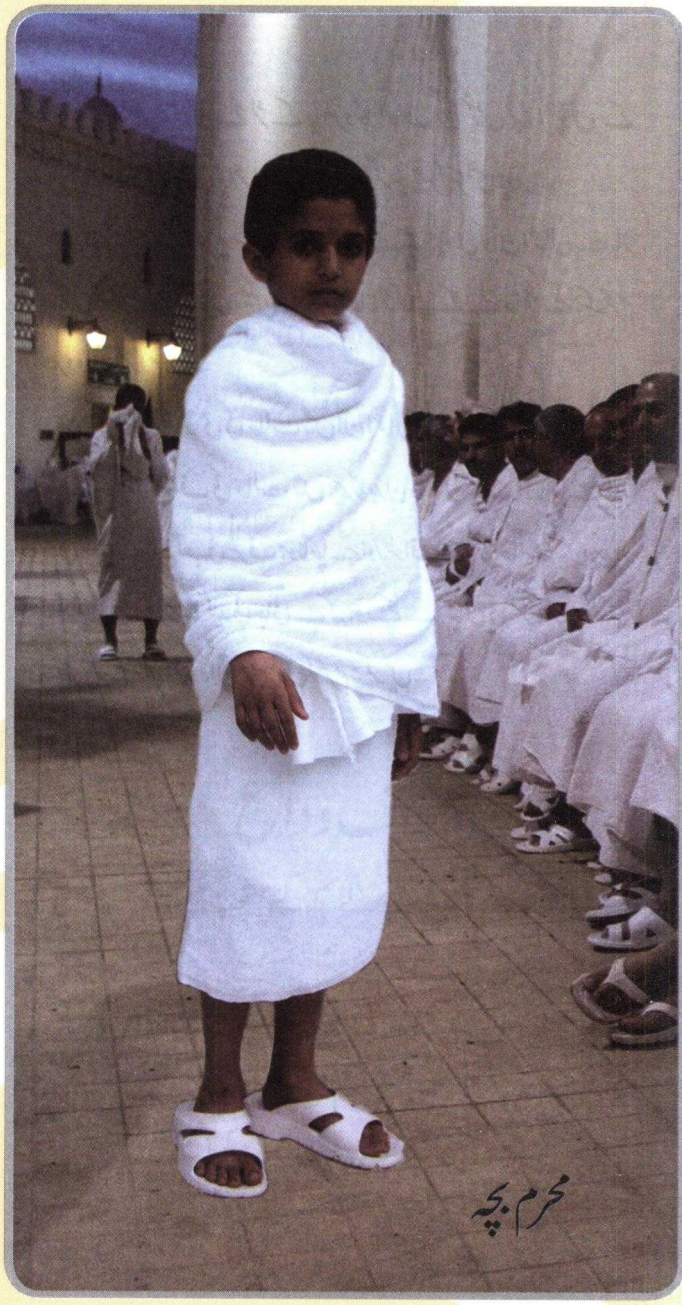
۶۔ **طواف نساء اور اسکی نماز:** عمرے کے طواف اور نماز طواف کے مانند دونوں انجام دلائے۔

یاددھانی

۱۔ بچّے کو محرم کر کے اعمال عمرہ کے لئے لیجانا مستحب ہے واجب نہیں، بناء براین جولوگ زیارت کے لئے اپنے ساتھ بچّوں کو لے جاتے ہیں، اگر انھیں احرام پہننا چاہیں تو اس بات کا خیال رکھیں کہ ان کے سارے اعمال صحیح انجام پائیں، ایسا نہ ہو کہ کوئی عمل ناقص رہ جانے سے آئندہ ان کے لئے مشکل پیدا ہو جائے۔

۲۔ عمرہ مفردہ کے لئے محرم ہوئے بچہ کو طواف اور اس کی نماز باطہارت انجام دینا چاہئے۔ اس بنا پر اگر بچہ ممیّز اور صحیح طور پر وضو کر سکتا ہو تو خود وضو کرے ورنہ اسے وضو سکھانا چاہئے یا اسے وضو کرنے میں مدد کریں۔

۳۔ جو بچّہ عمرہ مفردہ کے لئے محرم ہوا ہے اُسے طواف نساء اور اس کی نماز بھی بجالانی چاہئے۔ اگر نہ کرے تو شادی نہیں کر سکتا۔



محرم بچہ

۴۔ بغیر ختنہ ہوئے لڑکے یا مرد کا طواف صحیح نہیں لہذا بچّوں کے سرپرست ایسے بچّوں کو احرام نہ پہنائیں اگرچہ غیر ممیّز بھی ہوں۔

۵۔ بچّوں کے سرپرست احرام کی حالت میں بچّوں کو اُن اعمال سے باز رکھیں جو محرم پر حرام ہیں، لیکن سایہ میں جانا لڑکوں کے لئے جائز ہے جبکہ محرم مردوں پر حرام ہے۔

۶۔ طواف اور سعی کی حالت میں ان اعمال کی شرائط کی رعایت کی جانی چاہئے۔ مثلاً طواف کی حالت میں بچہ کا بدن ولباس پاک ہونا چاہئے اور اس کا بایاں شانہ کعبہ کی طرف ہونا چاہے اور طواف وسعی کی حالت میں بیدار ہونا چاہئے۔ لہذا تاکید کی جاتی ہے کہ جو بچے کے اعمال کی مکمل طور پر نگرانی نہیں کر سکتے ہوں وہ ان عزیزوں کو محرم نہ کریں۔

طواف مستحبی

۱۔ مکہ معظّمہ میں مستحب اعمال میں سے ایک طواف ہے۔

۲۔ طواف مستحب اور واجب میں کوئی فرق نہیں اور اس کی نماز پڑھنا بھی مستحب ہے۔

۳۔ طواف مستحب کی نماز ضروری نہیں کہ مقام ابراھیمؑ کے نزدیک ہی پڑھی جائے بلکہ مسجد الحرام میں ہر جگہ جائز ہے مخصوصاً بھیڑ کی صورت میں دوسروں کا خیال رکھنا چاہئے۔

طواف وداع

۱۔ مکہ مکرمہ سے باہر جانے والے کے لئے مستحب ہے کہ طواف وداع انجام دے۔

۲۔ طواف وداع میں بھی سات چکر لگانے ہوتے ہیں اور اس کی نماز بھی مستحب ہے۔

۳۔ مستحب ہے کہ خدائے کریم سے دوبارہ پلٹ کر آنے کی توفیق طلب کرے۔

دوسرا حصّہ

محرّمات احرام

۱۔محرّمات کی اقسام

۲۔کفّارہ والے محرّمات

۳۔کفّارہ کے بغیر محرّمات

۴۔چند محرّمات کی وضاحت

۵۔مشترک محرّمات

۶۔فقط مردوں کے محرّمات

۷۔فقط عورتوں کے محرّمات

محرّمات احرام

احرام کے محرّمات کی اقسام
- ۱۔ کفارہ والے محرّمات
- ۲۔ بغیر کفّارہ کے محرّمات

احرام کے محرّمات کی ایک اور تقسیم بندی
- ۱۔ عورتوں اور مردوں میں مشترک
- ۲۔ فقط مردوں کے لئے
- ۳۔ صرف عورتوں پر حرام

کفارہ والے محرّمات کا ارتکاب
- ۱۔ جان بوجھ کر کرے ← کفارہ ہے
- ۲۔ بھولے سے ہو جائے
- ۳۔ غفلت کی صورت میں
- ۴۔ مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے

(۲ تا ۴ : شکار کے علاوہ ہو تو کفارہ نہیں ہے)

اب ہم ایسے محرّمات اور انکے مسائل بیان کرتے ہیں جو اکثر اوقات پیش آتے ہیں۔

کفارہ والے محرّمات

نمبر شمار	حرام کام	کفارہ
۱	جماع (ہمبستری)	ایک اونٹ (فقہی کتابوں میں تفصیل)
۲	خوشبو لگانا	بناء بر احتیاط واجب ایک بھیڑ
۳	مردوں کا سلے ہوئے کپڑے پہننا	ایک بھیڑ
۴	سر منڈانا	ایک بھیڑ
۵	مردوں کا سر ڈھانپنا	ایک بھیڑ
۶	مردوں کا سایہ میں جانا (۱)	ایک بھیڑ
۷	ہاتھوں کے تمام ناخن کاٹنا	ایک بھیڑ
۸	پاؤں کے تمام ناخن کاٹنا	ایک بھیڑ
۹	دس سے کم ناخن کاٹنا	ہر ناخن کیلئے ایک مد طعام
۱۰	حرم کا بڑا درخت جڑ سے اُکھاڑنا (۲)	بناء بر احتیاط واجب ایک گائے
۱۱	حرم کا چھوٹا درخت جڑ سے اُکھاڑنا	بناء بر احتیاط واجب ایک بھیڑ
۱۲	درخت کا کچھ حصہ توڑنا	اس کی قیمت

۱۔ آیات عظام گلپائگانی، خوئی، سیستان اور بہجت: اس کا کفارہ ایک بھیڑ ہے اور اختیار و اضطرار میں کوئی فرق نہیں ہے۔

۲۔ آیت اللہ خوئی: درخت کے جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کا کفارہ اس درخت کی قیمت ہے اور اسکے کچھ ←

	حرام کام	کفارہ
۱۳	تین مرتبہ یا اس سے زیادہ سچی قسم کھانا	ایک بھیڑ
۱۴	ایک مرتبہ جھوٹی قسم کھانا دو مرتبہ جھوٹی قسم کھانا تین مرتبہ جھوٹی قسم کھانا	ایک بھیڑ ایک گائے (۳) ایک اونٹ
۱۵	دانت نکلوانا (۴)	بناء بر احتیاط واجب ایک گوسفند
۱۶	دونوں بغلوں کے بال صاف کرنا	ایک گوسفند
۱۷	ایک بغل کے بال صاف کرنا	بناء بر احتیاط واجب ایک بھیڑ
۱۸	سر کے بال صاف کرنا	بناء بر احتیاط واجب ایک بھیڑ

اگر مسئلہ نہ جاننے کی بناء پر یا بھولے سے احرام کے محرمات میں سے کچھ بجالائے تو اس پر کفارہ واجب نہیں البتہ شکار کا تمام صورتوں میں کفارہ ہے۔

حصہ کو کاٹے تو اسی حصہ کی قیمت ادا کرے۔

آیت اللہ سیستانی: احتیاط کی بنا پر ہر درخت کو اکھاڑنے کا کفارہ اسی درخت کی قیمت ہے۔

۳۔ آیات عظام خوئی و سیستانی: جھوٹی قسم دوسری مرتبہ کھائے تو دو گوسفند اور تیسری مرتبہ میں ایک گائے کفارہ ہوگی۔

آیات عظام فاضل و بہجت: پہلی مرتبہ ایک گوسفد کفارہ دے دوسری مرتبہ ایک گائے اور تیسری مرتبہ ایک اونٹ کفارہ دے۔

۴۔ آیات عظام سیستانی و خوئی: اس عمل کا جائز ہونا بعید نہیں۔

آیات عظام خامنہ ای و فاضل: اگر دانت کو نکلوانا خون آنے کا سبب نہ بنے تو حرام نہیں ہے۔

بغیر کفارہ والے محرمات

۱۔ بغیر خوشبو والا سرمہ لگانا(۱)

۲۔ آئینہ دیکھنا(۲)

۳۔ پاؤں کے ظاہری حصے کو چھپا لینے والی چیز پہننا(۳)

۴۔ فسوق

۵۔ جدال (تین بار سے کم سچی قسم کھانا)

۶۔ انگوٹھی پہننا

۷۔ مہندی لگانا

۱۔ آیت اللہ خوئی: احتیاط کی بنا پر ایک گوسفند کفارہ دینا چاہئے۔

۲۔ آیات عظام خوئی، خامنہ ای، سیستانی، مکارم و بہجت: زینت کی قصد کے بغیر آئینہ دیکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۳۔ آیات عظام اراکی، خوئی و فاضل: احتیاط واجب کی بنا پر اس کا ایک گوسفند کفارہ ہے۔

آیت اللہ سیستانی: لمبے بوٹ (چکمہ) اور اس جیسے (جوتے) پہننے میں کوئی کفارہ نہیں ہے لیکن عمداً موزے اور ان کی جیسے (کوئی چیز) پہننے کا ایک گوسفند کفارہ ہیں۔

۸۔ زیور پہننا

۹۔ بدن پر تیل ملنا، اگر تیل خوشبودار نہ ہو(۱)

۱۰۔ عورتوں کا چہرہ ڈھانپنا(۲)

۱۱۔ بدن سے خون نکالنا(۳)

۱۲۔ حرم کی گھاس کاٹنا

۱۔ آیت اللہ ارا کی: احتیاط کی بنا پر اس کا کفارہ ایک گوسفند ہے خواہ مجبوراً لگائے۔
آیت اللہ خوئی: احتیاط واجب کی بنا پر علم وعمد کی صورت میں ایک گوسفند اور بے خبری کی صورت میں ایک فقیر کو کھانا کھلانا چاہئے۔
آیت اللہ مکارم: احتیاط کی بنا پر اس کا کفارہ ایک گوسفند ہے۔

۲۔ آیت اللہ گلپائگانی: ایک گوسفند کفارہ دینا چاہئے۔
آیت اللہ خوئی: احتیاط واجب کی بنا پر ایک گوسفند کفارہ دینا چاہئے۔
آیت اللہ ارا کی: احتیاط ترک نہ کی جائے۔
آیت اللہ بہجت: نقل ہوا ہے کہ ایک گوسفند کفارہ ہے۔

۳۔ آیت اللہ ارا کی: احتیاط کی بنا پر اس کا کفارہ ایک گوسفند ہے۔

احرام کے محرمات کی وضاحت

مشترک محرمات

احرام کے محرمات بیان کرنے کے بعد اب ہم اسی سلسلے میں ان موارد کی مزید وضاحت کر رہے ہیں جو زیادہ مبتلا بہ ہیں۔

۱۔ خوشبو کا استعمال

خوشبو کے مختلف استعمال:
- ۱۔ عطر کپڑوں پر لگانا
- ۲۔ عطر بدن پر لگانا
- ۳۔ معطر لباس پہننا
- ۴۔ خوشبودار چیز کھانا جیسے زعفران والی غذا
- ۵۔ خوشبودار سبزی یا پھول سونگھنا جو صحرائی نہ ہو(۱)

یہ سب صورتیں حرام ہیں

۱۔ آیات عظام گلپایگانی، اراکی، مکارم: بناء بر احتیاط واجب خوشبودار پھولوں کو بھی استعمال نہ کرے۔
آیت اللہ خامنہ ای: احتیاط واجب کی بنا پر ہر خوشبودار چیز جسے عطر کہا جائے نہیں سونگھنا چاہئے۔
آیت اللہ خوئی و بہجت: احتیاط لازم کی بنا پر ہر خوشبو سے پرہیز کرنا چاہئے۔

چند مسائل:

۱۔ ''سیب'' یا ''بہ'' جیسے خوشبودار پھلوں کو سونگھنے اور کھانے میں کوئی حرج نہیں (۱)۔

۲۔ احرام کی حالت میں عطر کی خرید و فروش جائز ہے لیکن استعمال یا سونگھنا حرام ہے چاہے آزمانے کیلئے ہی کیوں نہ ہو۔

۳۔ احرام کی حالت میں خوشبودار صابن اور ٹوتھ پیسٹ کا استعمال کرنا جائز نہیں ہے (۲)۔



۱۔ آیات عظام گلپائگانی، خامنہ ای، خوئی و سیستانی: احتیاط کی بنا پر خوشبودار میووں جیسے سیب کو سونگھنے سے پرہیز کرنی چاہئے۔

۲۔ آیات عظام خوئی، خامنہ ای، بہجت و سیستانی: احتیاط واجب کی بنا پر۔

۲۔آئینہ دیکھنا

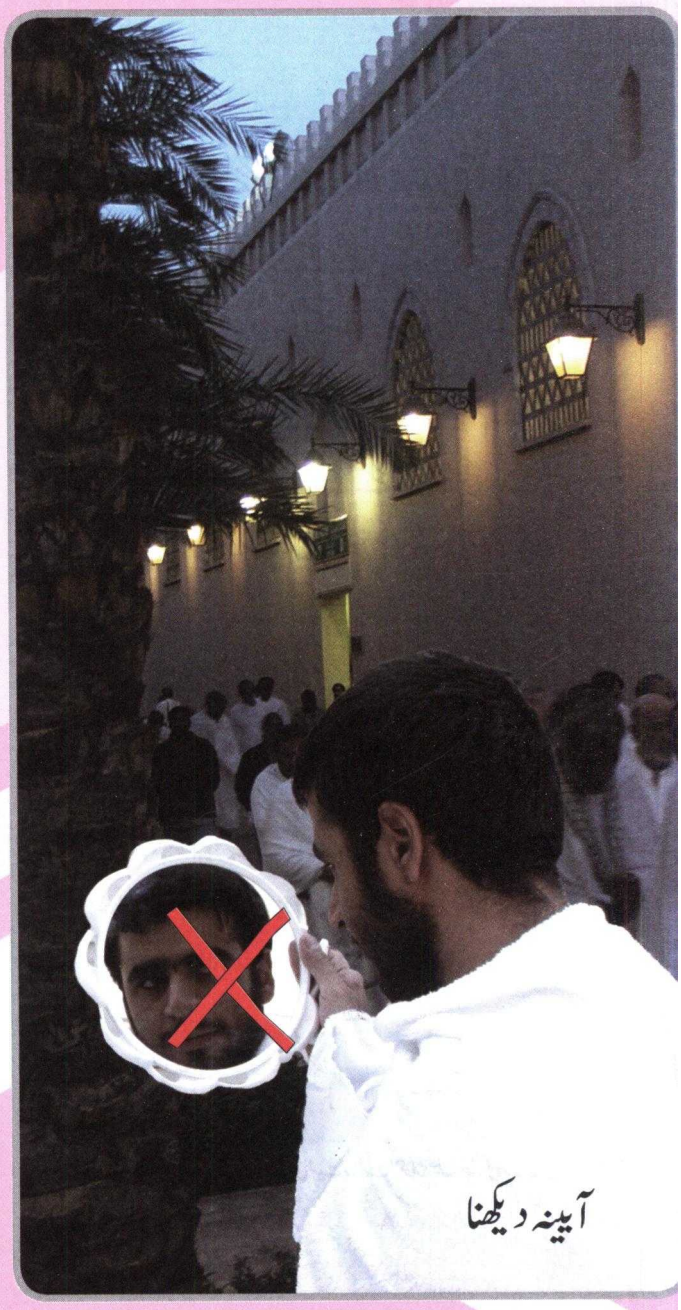
دیکھنا
- ۱۔بناؤ سنگھار کیلئے آئینہ دیکھنا ⟵ حرام ہے
- ۲۔آرائش کی نیت کے بغیر آئینہ دیکھنا(۱) ⟵ بنابر احتیاط واجب نہ دیکھے
- ۳۔آئینہ کی مانند چمک دار سطح کو دیکھنا
- ۴۔صاف شفاف پانی کو دیکھنا

(۳،۴) جائز ہے(۲)

کیمرے میں دیکھنا اور احرام کی حالت میں اس سے تصویر کھینچنا کوئی حرج نہیں۔

۱۔آیات عظام خوئی، خامنہ ای، مکارم و بہجت: اگر آئینہ میں دیکھنا زینت کے لئے نہ ہو، جیسے ڈرائیور اپنے پیچھے دیکھنے کے لئے آئینہ میں دیکھتا ہے، تو کوئی حرج نہیں ہے۔

۲۔آیات عظام سیستانی و مکارم: اگر آئینہ کی خاصیت رکھتا ہو اور زینت کے لئے نگاہ کرے تو حرم ہے۔



آیینہ دیکھنا

۳۔ زینت کیلئے انگوٹھی پہننا اور مہندی لگانا(۱)

انگوٹھی پہننا:
- ۱۔ زینت کے لئے ⟵ حرام ہے
- ۲۔ ثواب کے لئے ⟵ جائز ہے(۲)

مہندی لگانا:
- ۱۔ زینت کے لئے ⟵ حرام ہے
- ۲۔ زینت کے لئے نہیں لگائی جائے لیکن زینت میں شمار ہو(۳) ⟵ حرام ہے

احرم سے پہلے مہندی لگانا جائز ہے، چاہے اس کا رنگ احرام کی حالت تک بھی باقی ہو لیکن احتیاط کرنا خوب ہے(۴)۔

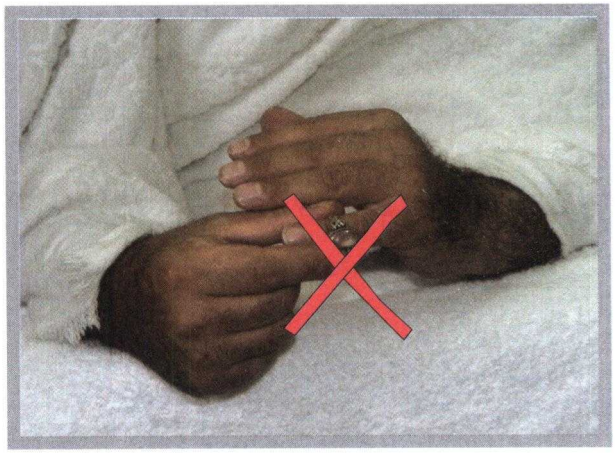
۱۔ آیت اللہ خوئی: محرم کا زینت کرنا چاہے کسی بھی چیز سے ہو حرام ہے۔

۲۔ آیت اللہ مکارم: زینت والی انگوٹھی جس قصد سے بھی ہو حرام ہے۔

۳۔ آیت اللہ خامنہ ای: اگر زینت ہو اگر چہ قصد نہ کرے، احتیاط واجب یہ ہے کہ اسے ترک کرے۔

۴۔ آیت اللہ گلپائگانی: اگر اس کا اثر احرام کے وقت تک باقی رہے تو اس سے پرہیز کرنی چاہئے۔

آیت اللہ مکارم: اگر اس کی زینت کی نیت حالت احرام تک جاری رہنے کی ہو تو اس میں اشکال ہے۔



ہاتھ میں انگوٹھی لگانا

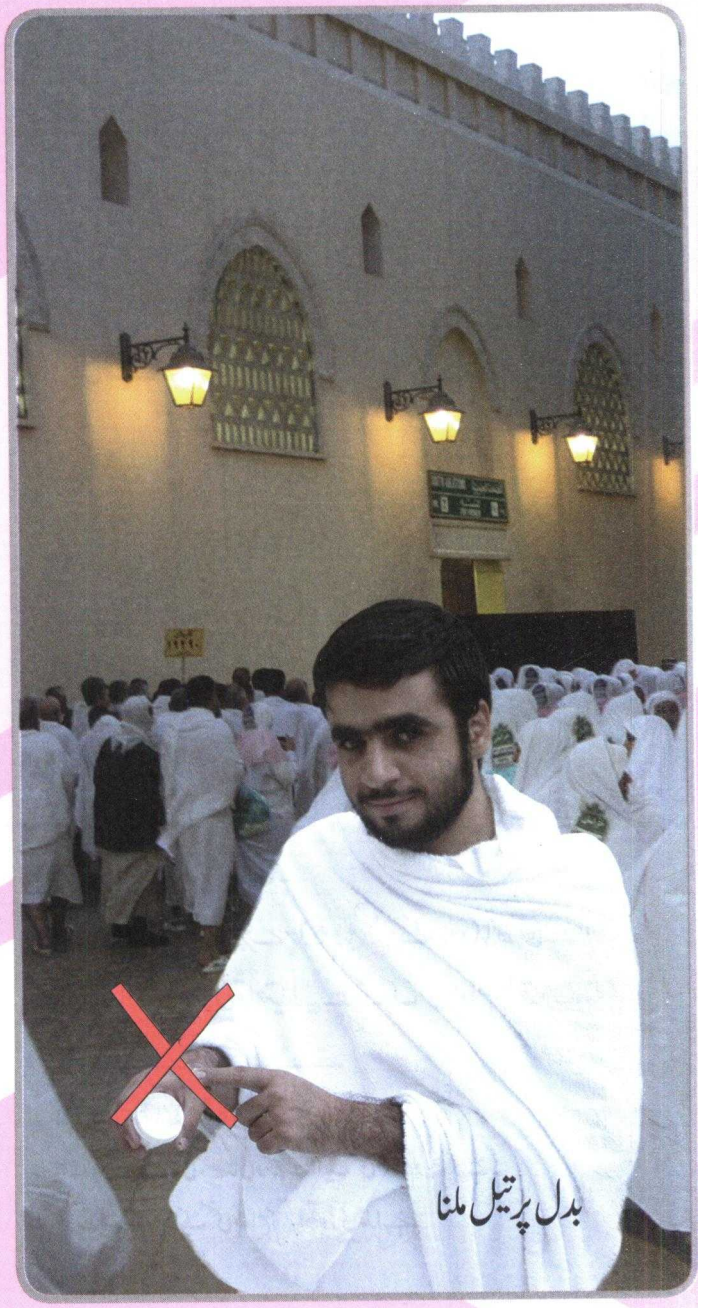
۴۔ بدن پر تیل ملنا

بدن پر تیل ملنا

- ۱۔ احرام کی حالت میں ← حرام ہے (چاہے خوشبودار نہ ہو)
- ۲۔ احرام سے پہلے
  - ۱۔ خوشبودار ہو اور اسکی خوشبو احرام کی حالت تک باقی رہ جائے تو جائز نہیں
  - ۲۔ خوشبودار نہ ہو یا اس کی خوشبو احرام کے وقت تک باقی نہ رہے تو جائز ہے
- ۳۔ مجبوراً لگائے تو جائز ہے لیکن خوشبودار ہونے کی صورت میں کفارہ ہے۔

تیل پینا

- ۱۔ خوشبودار ہو تو حرام ہے
- ۲۔ خوشبودار نہ ہو تو جائز ہے



بدل پر تیل ملنا

۵۔ بال صاف کرنا

بال صاف کرنا ← حرام ہے
- ۱۔ اپنے بدن سے
- ۲۔ کسی اور کے بدن سے
- ۳۔ کم یا زیادہ
- ۴۔ بال اُکھاڑنا
- ۵۔ بال مونڈنا
- ۶۔ بال کاٹنا

چند مسائل:

۱۔ اگر وضو یا غسل کرتے ہوئے بغیر ارادے کے کوئی بال گر جائے تو کوئی اشکال نہیں۔

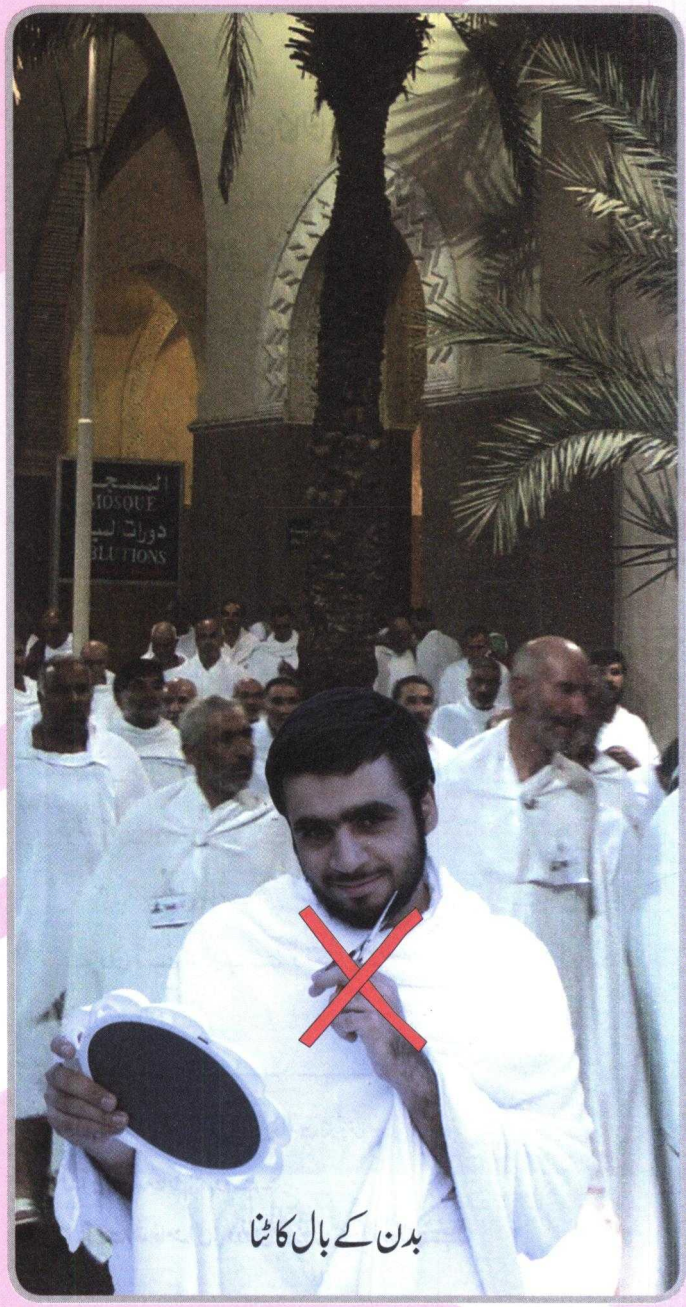
۲۔ مجبوری کی حالت میں بال کھینچ لینا اشکال نہیں ہے، جیسے آنکھ کا مژگان اگر اذیت کرے(۱)۔

۳۔ اگر اپنے سر یا چہرے پر (وضو یا غسل کے علاوہ) ہاتھ کھینچ لے اور ایک بال یا زیادہ نکل جائیں تو احتیاط یہ ہے، کہ ایک مٹھی طعام صدقہ دے(۲)۔

۱۔ آیت اللہ گلپائگانی: گناہ نہیں ہے لیکن کفارہ ہے۔

۲۔ آیات عظام خوئی، سیستانی و بہجت: ایک مٹھی طعام دینا چاہئے۔

آیت اللہ مکارم: ایک مٹھی طعام کا مراد تھوڑی غذا ہے۔



بدن کے بال کاٹنا

۶۔ بدن سے خون نکالنا

۱۔خون لینا مثلاً انجکشن کے ذریعے
۲۔بدن کا اتنا کھجانا کہ خون نکل آئے
۳۔اس طرح مسواک کرنا کہ دانتوں سے خون آنے لگے
} حرام ہے

چند مسائل:

۱۔مجبوری کی صورت میں مثلاً بیماری کی تشخیص کے لئے بدن سے خون نکالنا جائز ہے۔

۲۔دوسرے کے بدن سے خون نکالنا، مثلاً ایک محرم ڈاکٹر کا کسی بیمار کے بدن سے یا اس کا دانت نکالنا اگرچہ خون بھی آئے، حرج نہیں ہے(۱)۔

۳۔ بدن کو کھجانا اور مسواک کرنا، اگر خون نہ آئے اور ٹوتھ پیسٹ خوشبودار نہ ہو تو حرج نہیں ہے۔

۴۔احرام کی حالت میں انجکشن لگوانا کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر بدن سے خون آنے کا سبب بنے تو انجکشن نہ لگوائے (۲) مگر یہ کہ ضرورت اور احتیاج ہو(۳)۔

۱۔آیت اللہ فاضل: ضرورت کی حالت میں حرام نہیں ہے۔
۲۔آیت اللہ مکارم: مکروہ ہے۔
۳۔آیت اللہ خامنہ ای: دونوں صورتوں میں کفارہ نہیں ہے۔



بدن سے خون نکالنا

۷۔ناخن کاٹنا

۱۔احرام کی حالت میں ناخن چھوٹے کرنا یا کاٹنا حرام ہے، اس مسئلہ میں ہاتھ اور پاؤں کے ناخنوں میں فرق نہیں۔

۲۔ناخن کاٹنے میں کوئی فرق نہیں کہ قینچی سے کاٹے یا چاقو اور ناخن گیر سے کاٹے۔



ناخن کاٹنا

۸۔ دانت نکلوانا

حالت احرام میں دانت نکلوانا یا اُکھاڑنا، چاہے خون نہ نکلے بنابر احتیاط واجب (۱) حرام ہے (۲)۔

مجبوراً دانت نکلوانے میں کوئی حرج نہیں لیکن احتیاط واجب ہے کہ کفارہ دے (۳)۔



دانت نکلوانا

۱۔ آیت اللہ مکارم: اگر خون نہ آئے تو حرام نہیں ہے۔ لیکن احتیاط مستحب ہے کہ خون ریزی کے بغیر بھی دانت نہ نکلوائے۔

۲۔ آیات عظام مکارم، خوئی اور سیستانی: بعید نہیں ہے کہ یہ عمل جائز ہو۔

۳۔ آیت اللہ خامنہ ای: خون ریزی کے بغیر دانت نکلوانا نہ حرام ہے اور نہ اس کا کفارہ ہے، اور دانت نکلوانا اگر ضروری ہو اور خون ریزی بھی ہو جائے تو احتیاط مستحب ہے کہ ایک گوسفند کفارہ دے۔

آیت اللہ بہجت: خون آنے کی صورت میں دانت نکلوانا حرام ہے لیکن اس کا کفارہ نہیں ہے اور اگر خون ریزی کا سبب نہ بنے یا دانت نکلوانا ضروری ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

۹۔حرم کے درخت اور گھاس اکھاڑنا

حرم کے حدود مین اُگنے والے درخت اور گھاس اُکھاڑنا یا کاٹنا محرم اور غیر محرم سب پر حرام ہے اور یہ حرم کے خاص محرمات میں سے ہے۔

وہ موارد جن میں حرم کے درخت اور گھاس اُکھاڑنا جائز ہے:

۱۔وہ درخت یا گھاس جسے خود کاشت کیا ہو۔

۲۔درخت، کھجور کا یا کوئی اور پھل دار ہو(۱)۔

۳۔اِذخِر نامی گھاس(۲)۔

اگر راہ چلنے ہو کے متعارف صورت میں کوئی گھاس اکھڑ جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۔آیت اللہ مکارم: خودرو ئیدہ میوہ دار درخت کاٹے تو اشکال سے خالی نہیں ہے۔
آیت اللہ فاضل: پھل چن لینا اور ان ٹہنیوں کو کاٹنا جو پھل کی کیفیت یا کمیت میں اثر ڈالتے ہیں، اشکال نہیں ہے لیکن خود درخت کو نہیں کاٹنا چاہئے۔

۲۔اِذخِر: ایک جنگلی گھاس کہ جس کی ڈالیاں باریک پتے چھوٹے سرخ یا زرد رنگ کے تیز بو اور سفید کلیوں والے ہوتے ہیں۔اس کی جڑ موٹی ہوتی ہے۔جڑ اور پتوں کے پاؤڈر کو عربی مین غسول کہتے ہیں۔اور اسے ہاتھ دھونے کے کام میں لایا جاتا ہے۔





درخت اور گھاس اکھاڑنا

فقط مردوں کے محرمات

۱۔ سلے ہوئے کپڑے پہننا

پہننا
- ۱۔ سلے ہوئی قمیض
- ۲۔ سلا ہوا پاجامہ
- ۳۔ سلا ہوا کوٹ یا قبا وغیرہ پہننا

} حرام ہے

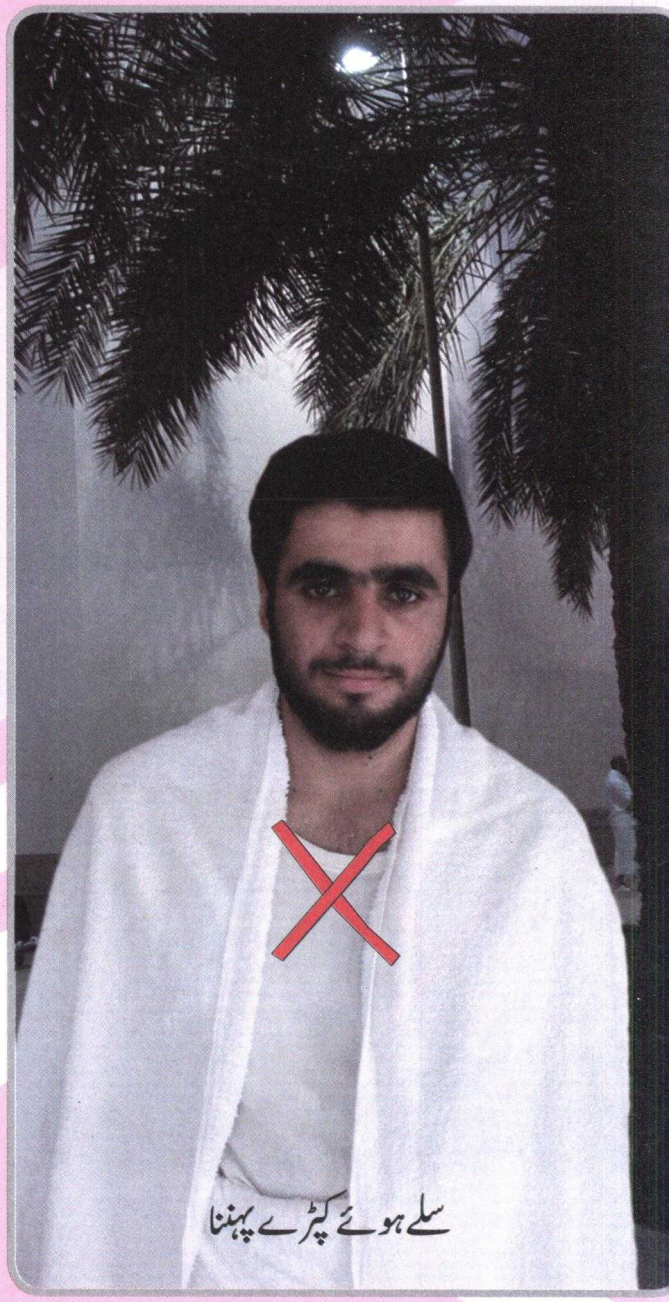
- ۴۔ سلی ہوئی بیلٹ۔ بناء بر احتیاط واجب نہ باندھے (۱)
- ۵۔ پیسوں کی تھیلی (ھمیان (۲)) چاہے سلی ہوئی ہو جائز ہے

اگر محرم مرد سلے ہوئے کپڑے پہننے کے لئے مجبور ہو تو اس کے لئے جائز ہے اسے پہن لے، لیکن اسے ایک گوسفند کفارہ دینا چاہئے (۳)۔

۱۔ آیت اللہ مکارم: سلا ہوا کمر بند (بیلٹ) کوئی اشکال نہیں۔

۲۔ ھمیان پیسوں کی تھیلی، وہ لمبی تھیلی جس میں پیسے رکھ کر کمر میں باندھ لیتے ہیں۔

۳۔ آیات عظام خوئی، خامنہ ای اور سیستانی: احتیاط واجب کی بنا پر ایک گوسفند کفارہ دینا چاہئے۔



سلے ہوئے کپڑے پہننا

۲۔ایسی چیز پہننا جو پیر کا سارا ظاہری حصہ چھپالے

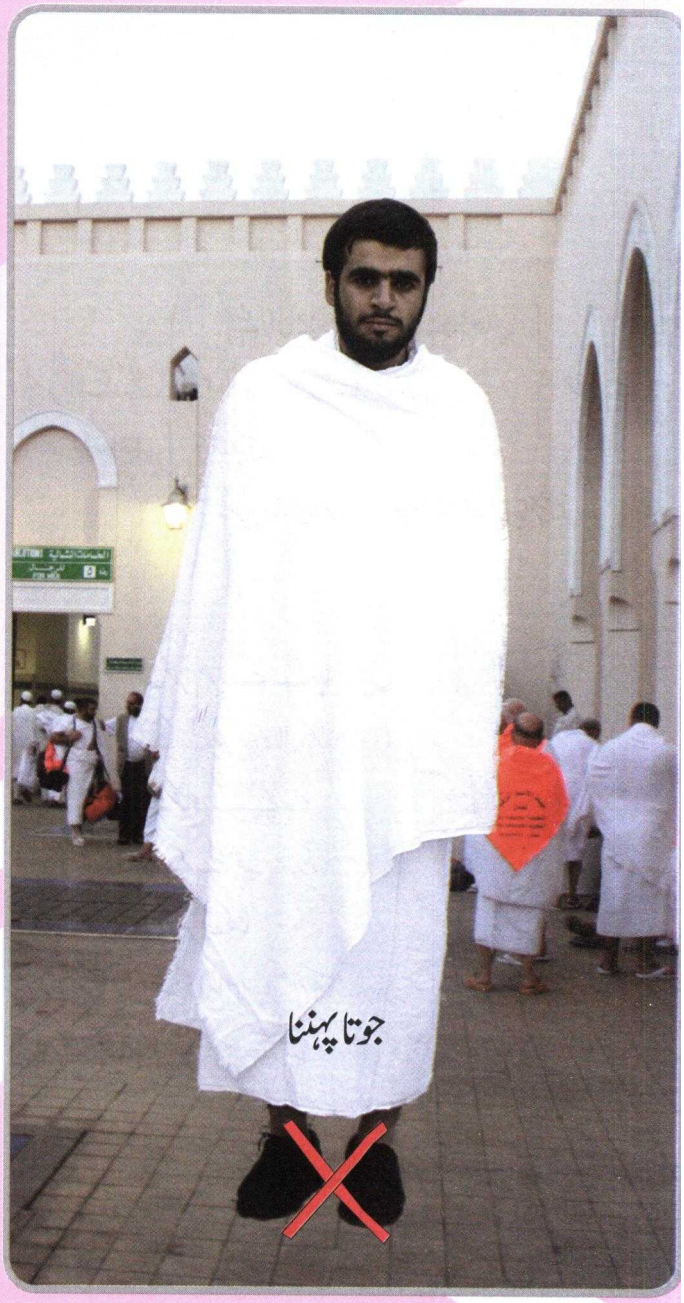
۱۔محرم مرد کو ایسی چیز نہیں پہننی چاہئے جو اُس کے پاؤں کے ظاہری حصہ کو ڈھانپ لے جیسے جوتے، موزے وغیرہ۔

۲۔ایسی چپل یا جوتا پہننا جس کی پٹیاں چوڑی ہوں مگر تمام پاؤں کو نہ چھپائیں بے اشکال ہے۔

۳۔اگر احرام کا لباس یا کوئی اور چیز پاؤں پر پڑے اور اسے چھپالے تو کوئی حرج نہیں ہے۔



جوراب پہننا



جوتا پہننا

۳۔ سر ڈھانپنا

سر یا اسکے کچھ حصہ کو ڈھانپنا
- ۱۔ پہننے والی چیزوں مثلاً ٹوپی سے ڈھانپنا
- ۲۔ تولیہ سے سر سکھانا
- ۳۔ پانی میں سر ڈبونا

حرام ہے

۴۔ سر پر سامان اُٹھانا۔ بناء بر احتیاط واجب جائز نہیں۔

یہ صورتیں محرم مرد کے لئے جائز ہیں:

۱۔ سر درد کے لئے سر پر رومال باندھنا(۱)

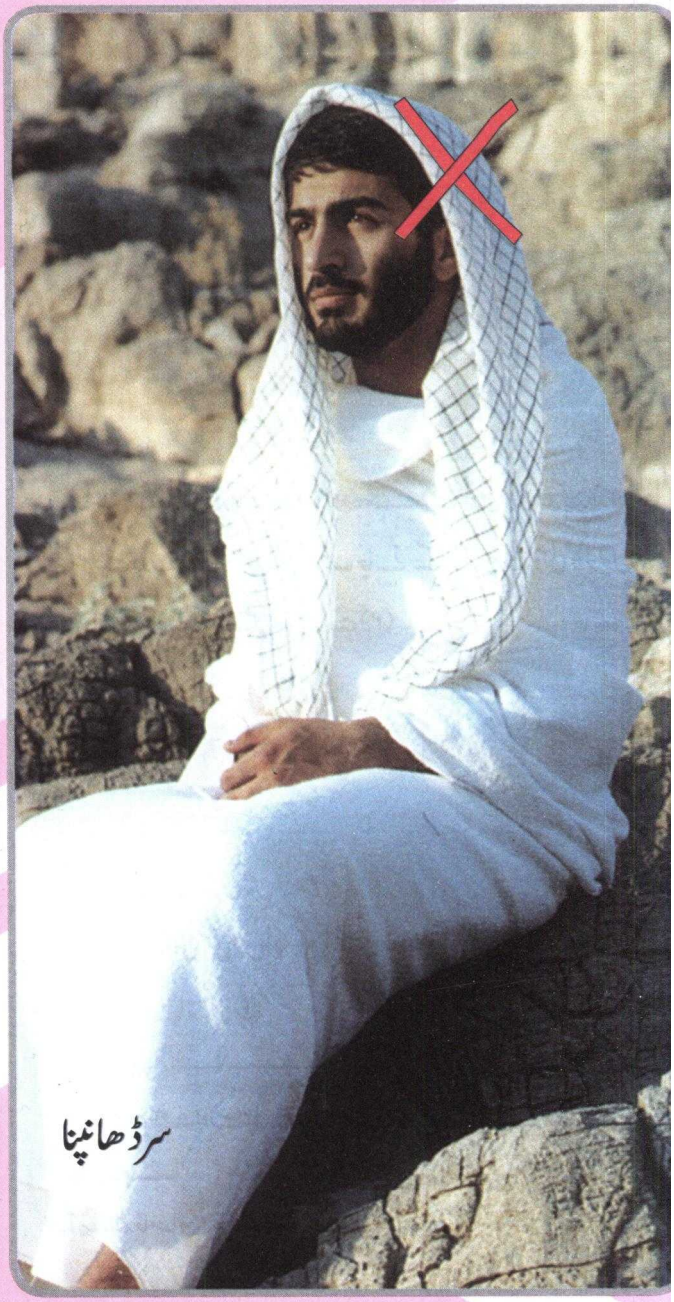
۲۔ حمام کے شاور کے نیچے جانا

۳۔ سونے کے لئے تکیہ پر سر رکھنا

۴۔ ہاتھوں کو سر پر رکھنا

سر کا کچھ حصہ بھی تمام سر کا حکم رکھتا ہے، پس سر کا کچھ حصہ بھی نہ چھپائے اور کان بھی سر کا حصہ شمار ہوتے ہیں اور انھیں بھی نہیں ڈھانپنا چاہئے۔

۱۔ آیت اللہ گلپائگانی: گناہ نہیں ہے، لیکن کفارہ ہے



سر ڈھانپنا

۴۔سایہ میں جانا

سایہ میں جانا:
- ۱۔سفر کے دوران (دو منزلوں کے درمیان) ← حرام ہے
- ۲۔ٹھہرنے کی جگہ جیسے ہوٹل وغیرہ ← جائز ہے
- ۳۔اس جگہ جہاں وہ ٹھہرا ہے جیسے مکہ، منی، عرفات میں (۱) ← جائز ہے

جب محرم منزل پر پہنچ جائے، خواہ وہ مکہ کے نئے محلوں میں ہو کہ جو مسجد الحرام سے دور ہیں تو وہ مسجد الحرام تک جانے کے لئے چھت والی گاڑیوں میں سوار ہوسکتا ہے یا سایہ میں جاسکتا ہے (۲)۔

محرم مرد کے لئے راستے میں سایہ میں جانے کی چند وہ صورتیں جو حرام ہیں:

۱۔چھتری رکھنا یا سائبان کے نیچے جانا

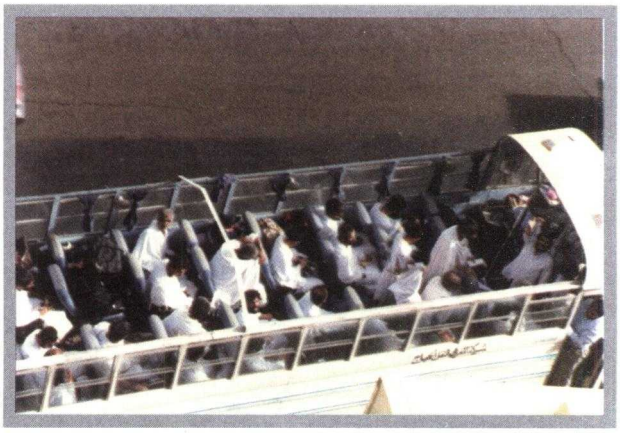
۲۔چھت والی گاڑی میں بیٹھنا

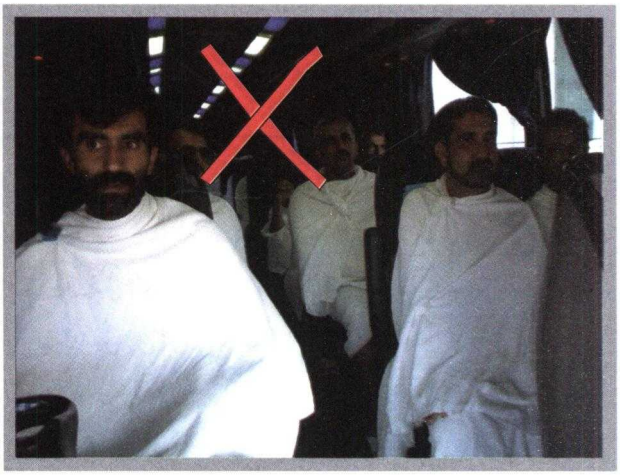
۳۔چھت والی کشتی میں سوار ہونا

۴۔ہوائی جہاز میں جانا

۱۔آیات عظام بہجت اور سیستانی: احتیاط واجب کی بنا پر ان مقامات سے گزرتے وقت سایہ میں نہ جائے۔

۲۔آیت اللہ خامنہ ای: احتیاط واجب ہے کہ سایہ میں نہ جائے۔





چھت دار گاڑی میں سفر کرنا

وہ موارد جن میں سائے میں جانا جائز ہے:

۱۔ راستے میں منازل پر توقف کے وقت

۲۔ ایسے سایہ سے استفادہ کرے کہ جو سر کے اوپر نہ ہو جیسے دیوار کا سایہ(۱)

۳۔ پُل کے نیچے سے گاڑی گزرتے ہوئے اور پیٹرول پمپ میں کھڑے ہوتے وقت۔

دو مسئلہ:

۱۔ محرم مرد بھی رات کے وقت چھت والی گاڑی میں بیٹھ سکتے ہیں(۲)۔

۲۔ جو شخص مکہ سے عمرہ مفردہ کا احرام باندھنے کی خاطر مسجد تنعیم جائے اور وہاں سے احرام باندھے تو واپسی میں ''مسجد الحرام'' آتے ہوئے وہ سائے میں جا سکتا ہے چونکہ آج کل ''مسجد تنعیم'' مکہ شہر میں شامل ہوگئی ہے(۳)۔

۱۔ آیت اللہ خوئی: احوط بلکہ اظہر یہ ہے کہ ایسی چیز کے سائے میں بھی نہ جائے جو سر کے اُوپر نہ ہو۔

۲۔ آیت اللہ خوئی: ایسی چھت جو سردی، گرمی یا بارش سے نہ بچائے اور اس کا ہونا نہ ہونا برابر ہو اس میں کوئی حرج نہیں۔

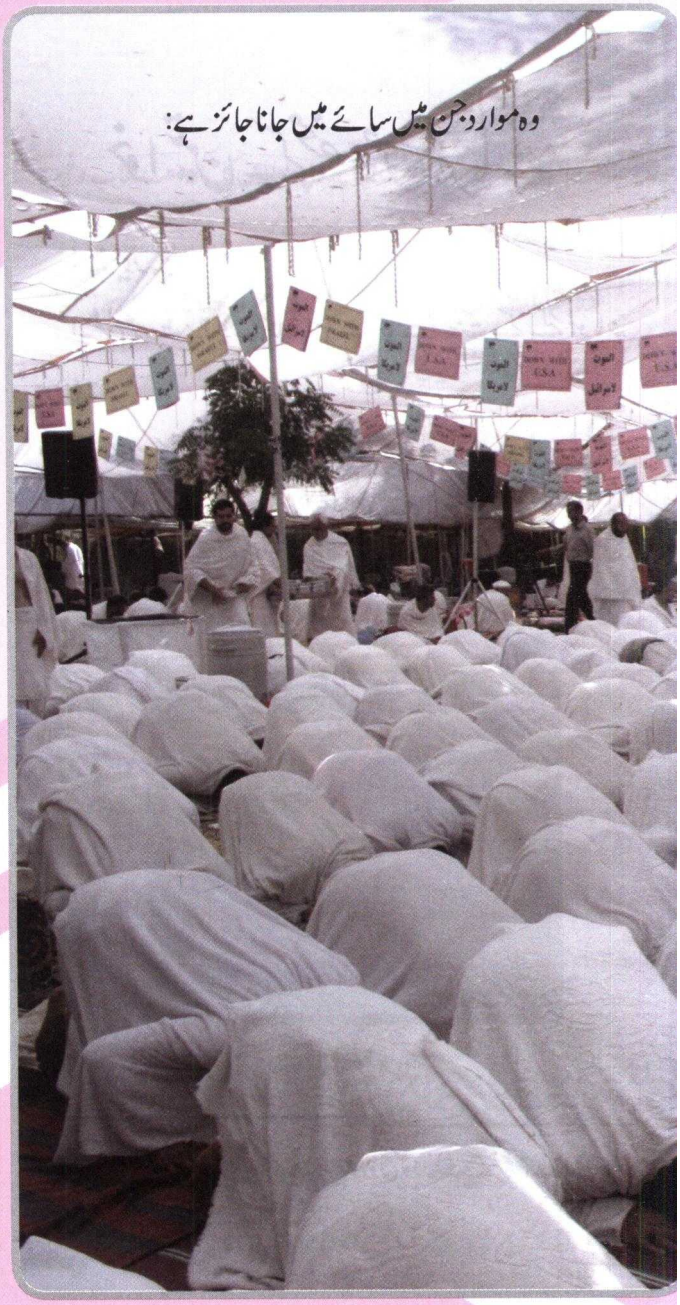
آیت اللہ خامنہ ای: اگر راتیں بارانی اور سرد ہوں تو احتیاط واجب کی بنا پر چھت والی گاڑی میں سوار نہیں ہونا چاہئے مگر یہ کہ اس احتیاط کی رعایت کرنا حرج کا سبب بنے۔

آیت اللہ سیستانی: اگر رات بارانی نہ ہو تو اشکال نہیں ہے۔

آیت اللہ مکارم: جائز ہے اگر بارش والی اور سرد راتیں ہوں تو کفارہ دینا چاہئے۔

۳۔ آیت اللہ خامنہ ای: احتیاط واجب کی بنا پر سایہ دار (چھت والی) گاڑی میں سفر نہ کرے۔

وہ موارد جن میں سائے میں جانا جائز ہے:



خواتین کے مخصوص محرمات

۱۔ زیور پہننا

۱۔ محرم عورت پر زیور پہننا حرام ہے، چاہے زینت کے لئے ہو یا نہ ہو(۱)۔

۲۔ احرام پہننے سے پہلے جن زیورات پہننے کی عادت ہو، ضروری نہیں کہ احرام کی حالت میں اُتار دے۔ لیکن ان کو کسی مرد کو نہ دکھائے حتی اپنے شوہر کو بھی۔

۱۔ آیات عظام خوئی، گلپائگانی و بہجت: محرم عورتوں کو زینت کے غرض سے زیور پہننا حرام ہے۔

۲۔ چہرہ چھپانا

احرام کی حالت میں عورت اپنا چہرہ پورا یا اس کا کچھ حصہ، نقاب وغیرہ سے نہ چُھپائے۔

وہ مقامات جن میں عورتوں کے لئے چہرہ چھپانا جائز ہے:

۱۔ سونے کی خاطر تکیہ پر چہرہ رکھنا

۲۔ چہرے پر ہاتھ رکھنا

۳۔ نامحرم سے چھپانے کے لئے چادر یا کوئی کپڑا اس طرح منہ پر لٹکانا کہ ناک یا ٹھوڑی کے سامنے تک پہنچ جائے (۱) لیکن احتیاط یہ ہے کہ ہاتھ یا کسی دوسری چیز سے اسے چہرے کے ساتھ لگنے سے دور رکھے۔



چہرہ چھپانا

۱۔ آیت اللہ گلپائگانی: نیچے لٹکے ہوئے حصے کو ہاتھ یا کسی اور چیز سے چہرے سے دور رکھنا چاہئے۔

تیسرا حصہ

عمرے کے آداب اور مستحبات

۱۔احرام سے پہلے کے مستحبات

۲۔احرام کے وقت کے مستحبات

۳۔تلبیہ کے مستحبات

۴۔تلبیہ ترک کرنا

۵۔احرام کے مکروھات

۶۔مسجد الحرام میں داخل ہونے کے آداب

۷۔طواف کے مستحبات

۸۔نماز طواف کے مستحبات

۹۔سعی سے پہلے کے مستحبات

۱۰۔سعی کے مستحبات

۱۱۔مکہ مکرمہ کے باقی مستحبات

عمرے کے مستحبات

یہاں ہم عمرے کے کچھ آداب اور مستحبات درج کر رہے ہیں تا کہ محرم زائرین ان سے آگاہ ہو کر اس کتابچہ کو ساتھ رکھتے ہوئے ان پر عمل کر سکیں اور اپنی زیارت کے ثواب میں خاطر خواہ اضافہ کر سکیں۔ عمرے کے آداب بہت زیادہ ہیں لیکن ہم نے یہاں اختصار سے کام لیتے ہوئے سب کو ذکر نہ کر کے اسی قدر منتخب کیا ہے۔

احرام سے پہلے کے مستحبات

۱۔ ایک ماہ قبل سے اپنے سر اور داڑھی کے بال نہ کاٹے۔

۲۔ احرام باندھنے سے پہلے اپنے بدن کو پاک کرے۔

۳۔ اپنے ناخن اور مونچھیں کاٹے۔

۴۔ میقات میں احرام باندھنے سے پہلے، احرام کا غسل کرے۔

احرام باندھنے کی حالت میں مستحبات

۱۔ اگر ممکن ہو تو ظہر کی نماز کے بعد محرم ہو، اور اگر امکان نہ ہو تو کسی بھی

واجب نماز کے بعد، اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو چھ رکعت (۱) یا دو رکعت نافلہ بجالانے کے بعد جس میں پہلی رکعت میں سورہ حمد و توحید اور دوسری میں حمد، کافرون پڑھے، چھ رکعت پڑھنا افضل ہے۔

۲۔ نماز کے بعد خدا کی حمد و ثنا کرے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد پر درود بھیجے۔

۳۔ احرام کے کپڑے باندھتے ہوئے یہ کہے:

«اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي رَزَقَنِي مَا أُوارِي بِهِ عَوْرَتِي، وَ أُؤَدِّي فِيْهِ فَرْضِي، وَ أَعْبُدُ فِيْهِ رَبِّي، وَ انْتَهِي فِيْهِ إِلىٰ مَا أَمَرَنِي، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي قَصَدْتُهُ فَبَلَّغَنِي، وَأَرَدْتُهُ فَأَعانَنِي، وَ قَبِلَنِي وَ لَمْ يَقْطَعْ بِي، وَ وَجْهَهُ أَرَدْتُ فَسَلَّمَنِي، فَهُوَ حِصْنِي وَ كَهْفِي وَ حِرْزِي وَظَهْرِي وَ مَلاذِي وَ رَجائِي وَ مَنْجايَ وَ ذُخْرِي وَعُدَّتِي فِي شِدَّتِي وَ رَخائِي».

تلبیہ کے مستحبات (۲):

۱۔ تلبیہ کی واجب مقدار پڑھ لینے کے بعد مستحب ہے کہ یہ کہے:

«لَبَّيْكَ ذَا اَلْمَعارِجِ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ داعِياً إِلىٰ دارِ السَّلامِ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ غَفّارَ الذُّنُوبِ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ أَهْلَ اَلتَّلْبِيَةِ لَبَّيْكَ،

۱۔ احرام سے پہلے کی نماز بجالانے کی نیت سے یہ چھ رکعت نماز، دو دو رکعت میں ادا کرے۔

۲۔ لبیک کہنا۔

لَبَّيْكَ ذَا ٱلجَلالِ وَ ٱلْإِكْرامِ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ تُبْدِئُ وَ ٱلْمَعادُ إِلَيْكَ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ تَسْتَغْنِي وَيُفْتَقَرُ إِلَيْكَ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ مَرْهُوباً وَمَرْغُوباً إِلَيْكَ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ إِلٰهَ ٱلْحَقِّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ ذَا النَّعْماءِ وَ ٱلْفَضْلِ ٱلْحَسَنِ ٱلْجَمِيلِ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ كَشَّافَ ٱلْكُرَبِ ٱلْعِظامِ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ عَبْدُكَ وَٱبْنُ عَبْدَيْكَ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ يا كَرِيمُ لَبَّيْكَ».

۲۔احرام کی حالت میں تلبیہ بار بار کہے مخصوصاً ان موقعوں پر:

- سونے سے اُٹھتے وقت
- ہر واجب اور مستحب نماز کے بعد
- کسی سوار سے ملاقات کے وقت
- چڑھائی پر چڑھتے وقت یا ڈھلوان سے اُترتے ہوئے
- سواری پر چڑھتے یا اُترتے وقت
- رات کے آخری حصے میں
- صبح کے وقت

''تلبیہ ترک کرنا''

عمرہ مفردہ کے لئے محرم ہونے والا شخص حرم کے حدود میں داخل ہوتے ہی تلبیہ ترک کردے، اب اسے ''لبیک'' نہیں کہنا چاہئے۔ اگر حرم سے باہر جا کر محرم ہوا ہو تو خانہ کعبہ کو دیکھتے ہی تلبیہ ترک کردے۔

احرام کے مکروہات

۱۔کالے کپڑوں میں محرم ہونا (بہتر ہے کہ سفید کپڑوں میں محرم ہو)۔

۲۔میلے اور گندے کپڑوں میں محرم ہونا۔

۳۔حمام جانا۔بہتر ہے کہ محرم اپنے بدن کو تھیلی یا کسی اور چیز سے نہ ملے۔

۴۔کسی کے آواز دینے پر ''لبیک'' کہنا۔

مسجد الحرام میں داخل ہونیکے آداب

۱۔مسجد الحرام میں داخل ہونے کے لئے غسل کرنا مستحب ہے۔

۲۔مستحب ہے کہ ننگے پاؤں سکون واطمینان سے داخل ہو۔

۳۔''بنی شیبہ''(۱) کے دروازے سے داخل ہو، کہا جاتا ہے کہ یہ موجودہ ''باب السلام'' کے سامنے تھا۔

۴۔مسجد الحرام کے دروازے پر کھڑے ہوکر کہے:

«اَلسَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَما شاءَ اللهُ، اَلسَّلامُ عَلىٰ أَنْبِياءِاللهِ وَرُسُلِهِ،

۱۔روایت میں ہے کہ خانہ کعبہ اور اس کے اطراف موجود بتوں کو توڑنے کے بعد بڑے بت ''ھبل'' کو اس جگہ دفن کیا گیا، مستحب ہے کہ اس دروازے سے داخل ہوں تا کہ بت پرستی اور شرک کے اس مظہر کو قدموں تلے روندیں مسجد الحرام کی توسیع کے سبب اب یہ دروازہ نہیں رہا، لیکن کہا جاتا ہے کہ موجودہ ''باب السلام'' کے سامنے تھا۔

اَلسَّلامُ عَلىٰ رَسُولِ اللهِ، اَلسَّلامُ عَلىٰ إِبْراهِيمَ خَلِيلِ‌اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعالَمِين».

پھر تین مرتبہ کہے:

«أَللّٰهُمَّ فُكَّ رَقَبَتِي مِنَ‌النّارِ».

اس کے بعد یہ دعا پڑھے:

«وَ أَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلالِ الطَّيِّبِ، وَادْرَأْ عَنِّي شَرَّ شَياطِينِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَ شَرَّ فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَم».

پھر مسجد الحرام میں داخل ہو کر خانہ کعبہ کی طرف رخ کر کے اور ہاتھ اُٹھا کر یہ دعا پڑھے:

«أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِي مَقامِي هٰذا وَ فِي أَوَّلِ مَناسِكِي أَنْ تَقْبَلَ تَوْبَتِي وَ أَنْ تَتَجاوَزَ عَنْ خَطِيئَتِي وَأَنْ تَضَعَ عَنِّي وِزْرِي، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي بَلَّغَنِي بَيْتَهُ الْحَرامَ، أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُ أَنَّ هٰذا بَيْتُكَ الْحَرامُ الَّذِي جَعَلْتَهُ مَثابَةً لِلنَّاسِ وَ أَمْناً مُبارَكاً وَهُدىً لِلْعالَمِيْنَ، أَللّٰهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَالْبَلَدَ بَلَدُكَ وَالْبَيْتَ بَيْتُكَ، جِئْتُ أَطْلُبُ رَحْمَتَكَ وَأَؤُمُّ طاعَتَكَ، مُطِيْعاً لِأَمْرِكَ راضِياً بِقَدَرِكَ، أَسْأَلُكَ مَسْأَلَةَ الْفَقِيرِ إِلَيْكَ الْخائِفِ لِعُقُوبَتِكَ، أَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوابَ رَحْمَتِكَ وَاسْتَعْمِلْنِي بِطاعَتِكَ وَمَرْضاتِكَ».

پھر کعبہ کی طرف دیکھ کر کہے:

«أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَظَّمَكِ وَشَرَّفَكِ وَكَرَّمَكِ، وَجَعَلَكِ مَثابَةً لِلنّاسِ، وَاَمْناً مُبارَكاً، وَهُدىً لِلْعالَمِينَ».

طواف کے مستحبات اور آداب

طواف کی حالت میں مستحب ہے کہ یہ دعا پڑھے:

«أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي يُمْشىٰ بِهِ عَلىٰ طَلَلِ الْماءِ كَما يُمْشىٰ بِهِ عَلىٰ جُدَدِ الأَرْضِ، وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي يَهْتَزُّ لَهُ عَرْشُكَ، وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي تَهْتَزُّ لَهُ أَقْدامُ مَلائِكَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي دَعاكَ بِهِ مُوسىٰ مِنْ جانِبِ الطُّورِ فَاسْتَجَبْتَ لَهُ وَأَلْقَيْتَ عَلَيْهِ مَحَبَّةً مِنْكَ، وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي غَفَرْتَ بِهِ لِمُحَمَّدٍ ﷺ ما تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَما تَأَخَّرَ، وأَتْمَمْتَ عَلَيْهِ نِعْمَتَكَ».

پھر اپنی حاجت طلب کرے۔

حالت طواف میں یہ پڑھنا بھی مستحب ہے:

«أَللّٰهُمَّ إِنِّي إِلَيْكَ فَقِيرٌ وَإِنِّي خائِفٌ مُسْتَجِيرٌ، فَلا تُغَيِّرْ جِسْمِي وَلا تُبَدِّلِ اسْمِي».

اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد پر درود پڑھے، مخصوصاً جس وقت خانہ کعبہ کے دروازے پر پہنچے اور اس دعا کو پڑھے:

«سائِلُكَ فَقِيرُكَ مِسْكِينُكَ بِبابِكَ، فَتَصَدَّقْ عَلَيْهِ بِالْجَنَّةِ،

أَللّٰهُمَّ الْبَيْتُ بَيْتُكَ، وَالْحَرَمُ حَرَمُكَ، وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ، وَهٰذا مَقامُ الْعائِذِ بِكَ، الْمُسْتَجِيرِ بِكَ مِنَ النّارِ، فَأَعْتِقْنِي وَوالِدَيَّ، وَأَهْلِي وَوُلْدِي وَإِخْوانِيَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ النّارِ، يا جَوادُ يا كَرِيمُ».

جب حجر اسماعیلؑ پر پہنچے تو میزاب رحمت کی طرف رخ کر کے سر اُٹھا کر کہے:

«أَللّٰهُمَّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ، وَأَجِرْنِي مِنَ النّارِ بِرَحْمَتِكَ، وَعافِنِي مِنَ السُّقْمِ، وَأَوْسِعْ عَلَيَّ مِنَ الرِّزْقِ الْحَلالِ، وَادْرَأْ عَنِّي شَرَّ فَسَقَةِ الجِنِّ وَالْإِنْسِ وَشَرَّ فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ».

جب حجر سے گزر کر خانہ کعبہ کے پیچھے پہنچے تو یہ دعا مانگے:

«يا ذَا الْمَنِّ وَالطَّوْلِ، يا ذَا الْجُودِ وَالْكَرَمِ، إِنَّ عَمَلِي ضَعِيفٌ فَضاعِفْهُ لِي، وَتَقَبَّلْهُ مِنِّي إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ».

جب رکن یمانی پر پہنچے تو ہاتھ اُٹھا کر یہ کہے:

«يا أَللّٰهُ يا وَلِيَّ الْعافِيَةِ، وَخالِقَ الْعافِيَةِ، وَرازِقَ الْعافِيَةِ، وَالْمُنْعِمُ بِالْعافِيَةِ، وَالْمَنّانُ بِالعافِيَةِ، وَالْمُتَفَضِّلُ بِالْعافِيَةِ

عَلَيَّ وَعَلىٰ جَمِيعِ خَلْقِكَ، يا رَحْمٰنَ الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ، وَرَحِيْمَهُمٰا صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَارْزُقْنَا الْعافِيَةَ، وَتَمامَ الْعافِيَةِ، وَشُكْرَ الْعافِيَةِ فِي الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ، يا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ».

پھر خانہ کعبہ کی طرف سر اُٹھا کر یوں گویا ہو:

«اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي شَرَّفَكِ وَعَظَّمَكِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي بَعثَ مُحَمَّداً نَبِيّاً وَجَعَلَ عَلِيّاً اِماماً، أَللّٰهُمَّ اهْدِ لَهُ خِيارَ خَلْقِكَ وَجَنِّبْهُ شِرارَ خَلْقِكَ».

رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان پہونچ کر یہ دعا مانگے:

«رَبَّنا آتِنا فِي الدُّنيا حَسَنَةً وَفِي ٱلْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنا عَذابَ النّارِ».

مستحبات نماز طواف

نماز طواف میں مستحب ہے کہ پہلی رکعت میں سورہ حمد کے بعد سورہ توحید اور دوسری میں سورہ کافرون (۱) پڑھے۔ نماز کے بعد حمد وثنائے کبریاء بجالائے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآل محمد پر درود بھیجے اور خدا کی بارگاہ میں قبولیت کی دعا مانگے اور کہے:

«أَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنّي، وَلاٰ تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنّي. أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بِمَحامِدِهِ كُلِّها عَلىٰ نَعْمائِهِ كُلِّها، حَتىٰ يَنْتَهِيَ الْحَمْدُ إِلىٰ ما يُحِبُّ وَيَرْضىٰ، أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَتَقَبَّلْ مِنّي وَطَهِّرْ قَلْبِي وَزَكِّ عَمَلِي».

۱۔ تاکید کی جاتی ہے کہ نماز طواف چونکہ صحیح طور سے پڑھی جانی چاہئے، لہذا اگر کسی کو یہ سورہ صحیح طریقے سے نہ آتا ہو تو دوسری رکعت میں بھی وہی سورہ توحید پڑھے۔

سعی سے پہلے کے مستحبات

مستحب ہے کہ نماز طواف کے بعد اور سعی سے پہلے تھوڑا سا آب زمزم پیئے اور کچھ اپنے سر، پیٹھ اور پیٹ پر ڈالے اور کہے:

« أَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ عِلْماً نافِعاً، وَرِزْقاً واسِعاً، وَشِفاءً مِنْ كُلِّ داءٍ وَسُقْمٍ » .

پھر آرام وسکون کے ساتھ کوہ صفاء کے اوپر سے خانہ کعبہ کا نظارہ کرے اور حجر اسود والے رکن کی طرف رخ کر کے خدا کی حمد وثناء بجالائے اور خالق کی نعمتوں کو یاد کرے اور اذکار پڑھے۔

«اَللّٰهُ اكْبَرُ» سات مرتبہ

«اَلحَمْدُ لِلّٰهِ» سات مرتبہ

«لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ» سات بار اور

« لا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لا يَمُوتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ » تین مرتبہ

پھر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآل محمد پر درود بھیجے اس کے بعد

«اَلحَمْدُ لِلّٰهِ» سو مرتبہ کہے: اسکے بعد

«سُبحانَ اللّٰهِ» سو مرتبہ کہے

مستحبات سعی

مستحب ہے کہ سعی پیدل انجام دے۔ صفاء سے درمیانی (۱) مینارہ تک معمول کے مطابق چلے اور وہاں سے ''بازار عطاران'' کی جگہ تک ''ہرولہ'' کرے یعنی اونٹ کی طرح تیز دوڑے اور وہاں سے مروہ تک دوبارہ درمیانی چال سے چلے واپسی بھی میں اسی ترتیب سے واپس آئے۔ عورتوں کے لئے ''ہرولہ'' نہیں ہے۔

جس وقت صفاء سے آئے ہرولہ کی جگہ پر پہنچے تو کہے:

«بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ، وَاللهُ أَكْبَرُ، وَصَلَّى اللهُ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ، أَللّٰهُمَّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجاوَزْ عَمّا تَعْلَمُ، إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَجَلُّ الْأَكْرَمُ، وَاهْدِنِي لِلَّتي هِيَ أَقْوَمُ، أَللّٰهُمَّ إِنَّ عَمَلِي ضَعِيفٌ، فَضاعِفْهُ لِي وَتَقَبَّلْهُ مِنّي، أَللّٰهُمَّ لَكَ سَعْيِي، وَبِكَ حَوْلِي وَقُوَّتِي، تَقَبَّلْ مِنّي عَمَلِي يامَنْ يَقْبَلُ عَمَلَ الْمُتَّقينَ».

جوں ہی ''ہرولہ'' کی جگہ سے گزرے یہ دعا مانگے:

«يا ذَا الْمَنِّ وَالْفَضْلِ وَالْكَرَمِ وَالنَّعْماءِ وَالْجُودِ، اغْفِرْ لِي

۱۔ آج کل نہ درمیانی مینا رہے اور نہ ہی بازار عطاران لیکن ان جگہوں کو سبز رنگ اور چراغوں سے معین کیا گیا ہے۔

ذنُوبِي ، اِنَّهُ لا يَغْفِرُ الـذّنُوبَ اِلّا أَنْتَ » .

جب ''مروہ'' پر پہنچے تو اس پر چڑھ کر صفاء کے لئے جو دعا بیان ہوئی ہے وہی دعا اور اسی ترتیب سے یہاں بھی پڑھے۔

اس کے بعد کہے:

« أَللّٰهُمَّ يا مَنْ أَمَرَ بِالْعَفْوِ، يا مَنْ يُحِبُّ الْـعَفْوَ، يـا مَـنْ يُعْطِي عَلَى الْعَفْوِ ، يا مَنْ يَعْفُو عَلَى الْعَفْوِ، يا رَبَّ الْعَفْوِ ، اَلْعَفْوَ اَلْعَفْوَ اَلْعَفْوَ » .

اور مستحب ہے کہ گریہ وزاری کی کوشش کرے، اپنے آپ کو رونے پر اُکسائے، سعی کے دوران زیادہ سے زیادہ دعائیں کرے اور یہ دعا مانگے۔

« أَللّٰهُمَّ إِنّي أَسْأَلُكَ حُسْنَ الظَّنِّ بِكَ عَـلىٰ كُـلِّ حـالٍ، وَصِدْقَ النِّيَّةِ فِي التَّوَكُّلِ عَلَيْكَ » .

مکہ معظّمہ کے بقیہ مستحبات

مکہ معظّمہ کے مزید آداب اور مستحبات مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ کثرت سے ذکر خدا کرنا اور قرآن پڑھنا۔

۲۔ ایک قرآن ختم کرنا۔

۳۔ آب زمزم پینے کے بعد یہ دعا مانگے:

«أَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ عِلْماً نافِعاً، وَرِزْقاً واسِعاً، وَشِفاءً مِنْ كُلِّ داءٍ وَسُقْمٍ».

نیز یہ کہے:

«بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَالشُّكْرُ لِلّٰهِ».

۴۔ کعبہ کو دیکھنا اور بار بار دیکھنا

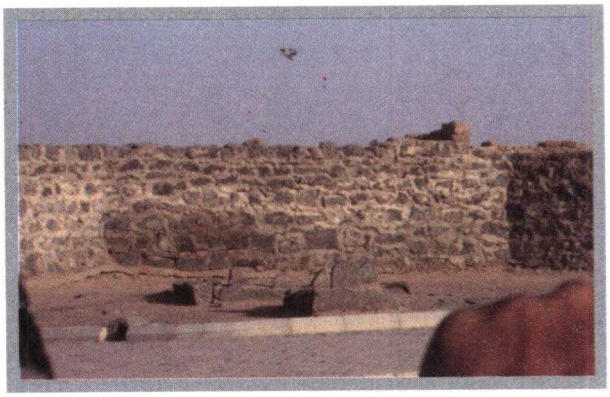
۵۔ ہر شب و روز دس مرتبہ طواف کرے، رات کے شروع میں تین طواف، آخر میں تین، صبح داخل ہونے کے بعد دو، ظہر کے بعد دو کرے۔

۶۔ مکہ میں اقامت کے دوران سال کے دنوں (۳۶۰) کے برابر طواف کرے، اگر نہ ہو سکے تو باون (۵۲) مرتبہ، یہ بھی ممکن نہ ہو تو جس قدر ممکن ہو طواف کرے۔


قبرستان بقیع
خیابان ملک عبدالعزیز
خیابان ابی‌ایوب انصاری
خیابان سقیفه
ورودی اصلی
محدوده بیت الاحزان
ساختمان اداری و غسالخانه
N
۱ امام جعفر صادق (ع)
امام محمدباقر (ع)
امام زین‌العابدین (ع)
امام حسن مجتبی (ع)
عباس عموی پیامبر(ص)
فاطمه بنت اسد
مادر حضرت علی (ع)
۲ دختران پیامبر(ص)
رقیه
زینب
ام کلثوم
۳ همسران پیامبر(ص)
۴ عبدالله بن جعفرطیار
همسر حضرت زینب (ع)
عقیل بن ابی‌طالب
۵ عمّه‌های پیامبر(ص)
عاتکه و صفیه
و ام البنین(ع)
مادر حضرت ابوالفضل (ع)
۶ نافع شیخ القراء
مالک ابن انس
۷ ابراهیم فرزند پیامبر(ص)
عثمان بن مظعون
اسعد بن زراره
۸ شهدای حَرّه و تعدادی از شهدای اُحد
۹ اسماعیل پسر امام صادق(ع) (نامشخص)
۱۰ عثمان بن عفّان
۱۱ حلیمهٔ سعدیّه
۱۲ ابوسعید خدری

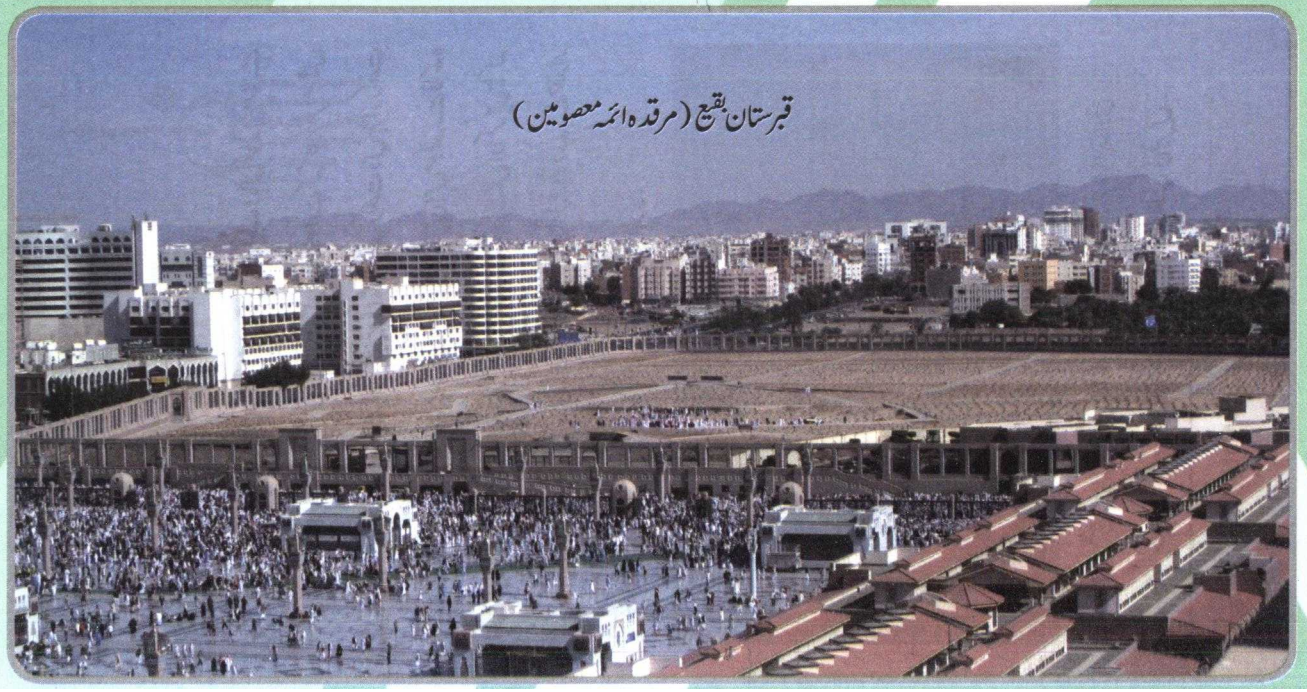
یاددھانی

مسجد الحرام اور مسجد نبویؐ کے آداب میں سے ایک وہاں نماز پڑھنا ہے جس کا بے حد ثواب ہے، بعض روایات میں وارد ہوا ہے کہ مسجد الحرام میں ایک رکعت ایک لاکھ رکعت اور مسجد نبویؐ میں ایک رکعت دس ہزار رکعت کے برابر ہے(۱)۔ کس قدر مناسب ہے کہ محترم زائرین اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں اور اپنی واجب قضاء نمازیں ان مقامات مقدسہ میں ادا کریں تا کہ اپنے فرض سے سبکدوش ہونے کے ساتھ ساتھ بے پناہ اجر وثواب کے حقدار ٹھہریں۔



بقیع میں امام حسن مجتبیٰ، امام زین العابدین، امام باقر، امام صادق علیہم السلام اور (پیغمبر کے چچا) حضرت عباس بن عبدالمطلب کی قبریں۔

۱۔ فروع کافی جلد۴، ص۵۲۶، ۵۵۶۔



قبرستان بقیع (مرقدہ ائمہ معصومین)


حرم مطہر پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اختلاف سے اجتناب کریں

۱۔ نماز جماعت شروع ہوتے وقت مسجد الحرام یا مسجد نبویؐ سے باہر نکلنا جائز نہیں ہے، شیعوں پر واجب ہے کہ نماز جماعت اہل سنت کے ساتھ ادا کریں(۱)۔

۲۔ اہل سنت کی نماز جماعت میں شامل ہونے کا حکم مسجد الحرام یا مسجد نبویؐ ہی تک محدود نہیں بلکہ دوسری مسجدوں میں بھی یہی نماز واجب کے لئے کافی ہے(۲)۔

۳۔ مسجد الحرام اور مسجد نبویؐ کے موجودہ پتھر والے فرش پر سجدہ کرنا کوئی اشکال نہیں رکھتا۔

۱۔ آیت اللہ بہجت: اگر ضروری کام نہ ہو تو باہر نہ آئے اچھا ہے شرکت کرے۔

۲۔ آیت اللہ گلپائگانی: ان دو مساجد سے مخصوص نہیں بلکہ تمام مسجدوں میں یہ مستحب ہے اور رجحان رکھتا ہے۔ لیکن ممکن ہو تو نماز دوبارہ پڑھے۔

آیات عظام خوئی و سیستانی: اگر سورہ حمد و سورہ خود اپنے لئے آہستہ پڑھے تو یہی نماز کافی ہو سکتی ہے۔ نماز جمعہ میں ان کے ساتھ نماز تمام کرنے کے بعد نماز ظہر دوبارہ پڑھے۔

۴۔ مسجد نبویؐ میں مسجد کے فرش پر سجدہ کرنے میں کوئی حرج نہیں، سجدہ گاہ رکھنا جائز نہیں (۱) اور یہ بھی ضروری (۲) نہیں کہ پتھر والی جگہ پر نماز پڑھے نہ چٹائی وغیرہ اپنے ساتھ لے جانا لازم ہے۔ لیکن اگر توہین کا باعث نہ ہو اور حصیر جاء نماز کے طور پر اپنے ساتھ رکھے جو تمام مسلمانوں کا معمول ہے تو کوئی حرج نہیں۔ تاکید کی جاتی ہے کہ بے حرمتی اور انگشت نمائی کا باعث بننے والے ہر کام سے پرہیز کرے۔

۱۔ آیت اللہ گلپائگانی: تقیہ کی صورت میں کوئی اشکال نہیں، لیکن اگر کوئی عذر نہ ہو تو نماز دوبارہ پڑھے۔

آیت اللہ خوئی: فرش کا پتھر ممکن ہونے کی صورت میں اسی جگہ جائے۔

آیت اللہ فاضل: اگر تقیہ کے خلاف نہ ہو اور انگشت نما ہونے کا سبب نہ بنے تو اسے امکان کی صورت میں مسجد کے پتھر پر سجدہ کرنا چاہئے۔

آیت اللہ بہجت: جن چیزوں پر سجدہ کرنا صحیح ہے ان میں سے کسی چیز پر اگر سجدہ کر سکتا ہے تو فرش پر سجدہ کرنا احتیاط کے خلاف ہے۔

۲۔ آیت اللہ سیستانی: ممکن ہونے کی صورت میں ضروری ہے۔

چند مسائل:

۱۔ مسافر، مسجد الحرام اور مسجد نبویؐ میں، قصر نماز کو آدھی یا پوری پڑھ سکتا ہے۔ یہ حکم اصلی مسجد ہی سے مخصوص نہیں ہے بلکہ توسیع شدہ مسجد میں بھی جاری ہوگا(۱)۔

۲۔ مسجد الحرام، مسجد نبویؐ اور بقیہ مساجد میں رکھے ہوئے قرآن منتظمین کی اجازت کے بغیر اٹھانا جائز نہیں ہے۔

۳۔ اگر اعمال عمرہ کے دوران کسی خاتون کو ماہواری آ جائے تو ان کا فریضہ بدل جاتا ہے، اس کے لئے انھیں کتاب ''مناسک''(۲) کی طرف رجوع کرنا ہوگا یا قافلہ کے عالم دین سے پوچھنا ہوگا۔

۱۔ آیت اللہ اراکی: اگر ایسی جگہ نماز پڑھنا چاہے جو پہلے مسجد کا حصہ نہیں تھی بعد میں شامل ہوئی ہے تو احتیاطاً نماز قصر پڑھے۔

آیات عظام گلپایگانی، خامنہ ای، فاضل، مکارم وسیستانی: بلکہ مکہ اور مدینہ کے پورے شہر میں نماز پوری پڑھ سکتا ہے۔

آیت اللہ خوئی: مکہ و مدینہ کے قدیم شہروں میں پوری یا قصر پڑھ سکتا ہے۔

۲۔ مولف نے عورتوں سے مخصوص مسائل کو الگ کتاب میں مرتب کیا ہے اور ''احکام ویژہ بانوان درحج'' کے نام سے کتاب شائع ہو چکی ہے۔

رہبر انقلاب کے بعثہ کی طرف سے چند ہدایات

۱۔ اعمال ومناسک کا بخوبی مطالعہ کرنے کے علاوہ کاروانوں کے علماء کے تربیتی کلاسوں میں شرکت کر کے مسائل کو اچھی طرح سیکھ لیں اور ان کی رہنمائی کے بغیر کوئی کام انجام نہ دیں، ایسا نہ ہو کہ خدانخواستہ کوتاہی کی وجہ سے آپ کا عمل باطل ہو جائے اور آخر تک اس کی تلافی نہ کر سکو گے۔ اور اس صورت میں ممکن ہے آپ احرام کی حالت میں باقی رہو گے اور واپسی کے بعد اپنے اور اپنے اعزّہ کی تکلیف اور زحمت کا سبب بن جاؤ گے۔

۲۔ زائرین محترم سے گزارش ہے کہ نماز جماعت کے وقت ضرور نماز جماعت میں شرکت کریں اور کسی بھی بہانے سے مسجد سے باہر آنے کی کوشش نہ کریں اور اسلامی اخوت و برادری کا تحفظ کرتے ہوئے تماشائی بننے سے پرہیز کریں اور اسی طرح نماز کے دوران نماز گزاروں کے سامنے سے عبور نہ کریں۔

۳۔ دعا اور زیارت پڑھتے وقت اپنی آواز کو بلند نہ کریں بلکہ وقار و سکون

اور حضور قلب سے زیارت و دعا پڑھیں۔

۴۔ پیغمبر اسلام ﷺ کی ضریح مبارک اور دوسرے مقدس مقامات پر پیسے ڈالنے سے پرہیز کریں اور نذر و نیاز کے بارے میں کاروانوں کے علماء سے صلاح و مشورہ کریں۔

۵۔ اپنی واجب اور مستحبی نمازوں کو مسجد الحرام اور مسجد النبیؐ میں پڑھیں۔ اور تقدس تشیع کے تحفظ کے لئے قبرستان بقیع کے کنارے نماز پڑھنے سے پرہیز کریں۔

۶۔ خواتین سے گزارش ہے کہ حرمین شریفین، مرکز وحی اور نزول قرآن کے شہر میں اسلامی پردے کا پورا پورا خیال رکھیں اور ہوشیار و آگاہ رہیں کہ وہ، حضرت فاطمہ زہراؑ کی زیارت کے لئے آئی ہیں، اس لئے انھیں حضرت زہراءؑ کے نقش قدم پر چلنا چاہئے اور ایسا کام ہرگز انجام نہ دیں جو خدا نخوستہ پیغمبر اسلام ﷺ کی لخت جگر کی ناراضگی کا سبب بنے۔

۷۔ مساجد خاص کر مسجد الحرام اور مسجد النبیؐ مین سگریٹ پینے، کھانا کھانے اور گندگی پھیلانے سے پرہیز کریں۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت

اَشْهَدُ اَنْ لا اِلـهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لا شَريكَ لَهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَاَشْـهَدُ اَنَّكَ رَسُـولُ اللهِ، وَاَنَّكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ، وَاَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ رِسالاٰتِ رَبِّكَ، وَنَصَحْتَ لِاُمَّتِكَ، وَجاهَدْتَ فِي سَبيلِ اللهِ، وَعَبَدْتَ اللهَ حَتّىٰ اَتيكَ الْيَقينُ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ، وَاَدَّيْتَ الَّذي عَلَيْكَ مِـنَ الْـحَقِّ، وَاَنَّكَ قَـدْ رَؤُفْتَ بِـالْمُؤْمِنينَ وَغَلُظْتَ عَلَى الْكافِرينَ، فَبَلَّغَ اللهُ بِكَ اَفْضَلَ شَرَفِ مَحَلِّ الْمُكَرَّمينَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذي اِسْـتَنْقَذَنا بِكَ مِـنَ الشِّـرْكِ وَالضَّلالَةِ، اَللّـهُمَّ فَاجْعَلْ صَلَواتِكَ وَصَلَواتِ مَلآئِكَتِكَ الْمُقَرَّبينَ وَاَنْبِيآئِكَ الْمُرْسَلينَ وَعِبادِكَ الصّالِحينَ وَاَهْـلِ السَّمٰواتِ وَالْاَرَضينَ وَمَنْ سَبَّحَ لَكَ يا رَبَّ الْعالَمينَ مِنَ الْاَوَّلينَ وَالْآخِرينَ عَلىٰ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَنَبِيِّكَ وَاَمينِكَ وَنَجِيِّكَ وَحَبيبِكَ وَصَفِيِّكَ وَخآصَّتِكَ وَ صَفْوَتِكَ وَخِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ، اَللّـهُمَّ اَعْطِهِ الدَّرَجَةَ الرَّفيعَةَ، وَ اٰتِهِ الْوَسيلَةَ مِنَ الْجَنَّةِ وَابْـعَثْهُ مَـقاماً مَـحْمُوداً يَـغْبِطُهُ بِـهِ

الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ، اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ «وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوا اَنْفُسَهُمْ جٰاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوّاباً رَحِيماً» وَاِنّي اَتَيْتُكَ مُسْتَغْفِرًا تآئِباً مِنْ ذُنُوبي، وَاِنّي اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلَى اللهِ رَبّي وَرَبِّكَ لِيَغْفِرَ لي ذُنُوبي.

حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی زیارت

اَلسَّلامُ عَلَيْكِ يا مُمْتَحَنَةُ، قَدِ امْتَحَنَكِ الَّذي خَلَقَكِ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَكِ، فَوَجَدَكِ لِمَا امْتَحَنَكِ صابِرَةً، وَنَحْنُ لَكِ اَوْلِياءُ صابِرُونَ، وَمُصَدِّقُونَ لِكُلِّ ما اَتَينا بِهِ اَبُوكِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، وَاَتَينا بِهِ وَصِيُّهُ، فَاِنّا نَسْئَلُكِ اِنْ كُنّا صَدَّقْناكِ اِلّا اَلْحَقْتِنا بِتَصْديقِنا لَهُمالِنُبَشِّرَاَنْفُسَنااَنّا قَدْ طَهُرْنا بِوِلايَتِكِ، «اَلسَّلامُ عَلَيْكِ يا بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكِ يا بِنْتَ نَبِيِّ اللّٰهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكِ يا بِنْتَ خَلِيلِ اللّٰهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكِ يا بِنْتَ اَمِينِ اللّٰهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكِ يا بِنْتَ خَيْرِ خَلْقِ اللّٰهِ، اُشْهِدُ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَمَلائِكَتَهُ اَنّي راضٍ عَمَّنْ رَضِيتِ عَنْهُ، ساخِطٌ عَلىٰ مَنْ سَخَطْتِ عَلَيْهِ، مُتَبَرِّئٌ مِمَّنْ تَبَرَّأْتِ مِنْهُ، مُوالٍ لِمَنْ والَيْتِ، مُعادٍ لِمَنْ عادَيْتِ، مُبْغِضٌ لِمَنْ اَبْغَضْتِ، مُحِبٌّ

لِمَنْ اَحْبَبْتِ، وَكَفىٰ بِاللّٰهِ شَهِيداً وَحَسِيباً وَجَازِياً وَمُثِيباً».

اس کے بعد پیغمبر اکرمؐ اور ائمہ اطہار پر درود بھیجیں۔

ائمہ بقیع علیہم السلام کی زیارت

اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ اَئِمَّةَ الْهُدىٰ، اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ التَّقْوىٰ، اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ اَيُّهَا الْحُجَجُ عَلىٰ اَهْلِ الدُّنْيا، اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ اَيُّهَا الْقُوّامُ فِي الْبَرِيَّةِ بِالْقِسْطِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الصَّفْوَةِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ آلَ رَسُولِ اللهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ النَّجْوىٰ، اَشْهَدُ اَنَّكُمْ قَدْ بَلَّغْتُمْ وَنَصَحْتُمْ وَصَبَرْتُمْ فِي ذاتِ اللهِ، وَكُذِّبْتُمْ وَاُسِيءَ اِلَيْكُمْ فَغَفَرْتُمْ، وَاَشْهَدُ اَنَّكُمُ الْأَئِمَّةُ الرّاشِدُونَ الْمُهْتَدُونَ، وَاَنَّ طاعَتَكُمْ مَفْرُوضَةٌ، وَاَنَّ قَوْلَكُمُ الصِّدْقُ، وَاَنَّكُمْ دَعَوْتُمْ فَلَمْ تُجابُوا، وَاَمَرْتُمْ فَلَمْ تُطاعُوا، وَاَنَّكُمْ دَعائِمُ الدِّينِ وَاَرْكانُ الْأَرْضِ، لَمْ تَزالُوا بِعَيْنِ اللهِ يَنْسَخُكُمْ مِنْ اَصْلابِ كُلِّ مُطَهَّرٍ، وَيَنْقُلُكُمْ مِنْ اَرْحامِ الْمُطَهَّراتِ، لَمْ تُدَنِّسْكُمُ الْجاهِلِيَّةُ الْجَهْلاءُ، وَلَمْ تَشْرَكْ فِيكُمْ فِتَنُ الْأَهْواءِ، طِبْتُمْ وَطابَ مَنْبَتُكُمْ، مَنَّ بِكُمْ عَلَيْنا دَيّانُ الدِّينِ، فَجَعَلَكُمْ فِي بُيُوتٍ اَذِنَ اللهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا

اسْمُهُ، وَجَعَلَ صَلٰوتَنا عَلَيْكُمْ رَحْمَةً لَنا وَكَفّارَةً لِذُنُوبِنا، اِذِ اخْتارَكُمُ اللهُ لَنا، وَطَيَّبَ خَلْقَنا بِما مَنَّ عَلَيْنا مِنْ وِلايَتِكُمْ، وَكُنّا عِنْدَهُ مُسَمّينَ بِعِلْمِكُمْ، مُعْتَرِفينَ بِتَصْديقِنا اِيّاكُمْ، وَهٰذا مَقامُ مَنْ اَسْرَفَ وَاَخْطَاَ وَاسْتَكانَ وَاَقَرَّ بِما جَنىٰ وَرَجىٰ بِمَقامِهِ الْخَلاصَ، وَاَنْ يَسْتَنْقِذَهُ بِكُمْ مُسْتَنْقِذُ الْهَلْكىٰ مِنَ الرَّدىٰ، فَكُونُوا لي شُفَعآءَ فَقَدْ وَفَدْتُ اِلَيْكُمْ اِذْ رَغِبَ عَنْكُمْ اَهْلُ الدُّنْيا وَاتَّخَذُوا آياتِ اللهِ هُزُواً وَاسْتَكْبَرُوا عَنْها، يا مَنْ هُوَ قآئِمٌ لا يَسْهُو وَدآئِمٌ لا يَلْهُو وَمُحيطٌ بِكُلِّ شَيْءٍ، لَكَ الْمَنُّ بِما وَفَّقْتَني وَعَرَّفْتَني بِما اَقَمْتَني عَلَيْهِ، اِذْ صَدَّ عَنْهُ عِبادُكَ وَجَهِلُوا مَعْرِفَتَهُ وَاسْتَخَفُّوا بِحَقِّهِ وَمالُوا اِلىٰ سِواهُ، فَكانَتِ الْمِنَّةُ مِنْكَ عَلَيَّ مَعَ اَقْوامٍ خَصَصْتَهُمْ بِما خَصَصْتَني بِهِ، فَلَكَ الْحَمْدُ اِذْ كُنْتُ عِنْدَكَ في مَقامي هٰذا مَذْكُوراً مَكْتُوباً فَلا تَحْرِمْني ما رَجَوْتُ، وَلا تُخَيِّبْني فيما دَعَوْتُ، بِحُرْمَةِ مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ الطّاهِرينَ وَصَلَّى اللهُ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ.

اس کے بعد اپنے لئے دعا کریں پھر ہر امام کے لئے دو رکعت نماز زیارت پڑھیں۔ حجاج گرامی و زایرین محرم سے گزارش ہے کہ زیارتوں کی نماز مسجد النبیؐ میں پڑھیں اور قبرستان بقیع پر نماز پڑھنے سے پرہیز کریں۔